الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من ضحی طیبة نفسه محتسبا لاضحیته کانت له حجا با من النار "(الحدیث)

سنت ابراہیمی

اور

قربانی

از قلم

حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین خاں حنفی رضوی ہیم پوری مدظلہ النورانی

ناشر

المجمع الرضوی

﴿الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ﴾

جملہ حقوق بحق ناشرمحفوظ ہیں

نام کتاب	سنت ابراھیمی اور قربانی
مصنف	حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین خاں رضوی ہیم پوری
نظر ثانی	ادیب شہیر مولانا محمد عرفان خاں صاحب رضوی
پروف ریڈنگ	حافظ وقاری مولانا محمد راشد رضا صاحب رضوی
کمپوزنگ	مولانا معراج احمد رضوی ہیم پوری
تعداد	گیارہ سو(۱۱۰۰)
سن اشاعت	۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء
صفحات	(۵۸)
مطبع	رضوی کتاب گھر دہلی

ملنے کے پتے

☆مفتی نانپارہ کتاب گھر بہرائچ شریف
☆رضوی کتاب گھر دہلی
☆ قادری بکڈ پونانپارہ بہرائچ
☆امجدی بک ایجنسی اترولہ
☆نورانی بک ایجنسی اترولہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرف انتساب

بندہ اپنی اس حقیر کاوش کو وقت کی اس عبقری ذات
کے نام سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے
جسے دنیائے اسلام امام اہلسنت مجدد دین وملت مخزن علم وحکمت اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا خاں
قادری حنفی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے نام سے جانتی ہے جنکی زبان وقلم کو اللہ تعالیٰ نے
اپنے دین متین کی نصرت وحمایت کی توفیق بخشی
جنکی ہر جنبش زبان وقلم شریعت مطہرہ کی تائید میں ہوئی۔

اور

جنکی تقریباً سات دہائیوں پر مشتمل زندگی
خالص خدمت دین سے عبارت ہے

فجزاہ اللہ تعالیٰ عنا افضل الجزاء واحسن مثواہ

خاک پائے اولیاء

العبد الضعیف

محمد معین الدین خان حنفی رضوی ہیم پوری غفرلہ القوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرانۂ عقیدت

اس شخصیت کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں
جو رشد و ہدایت کا سرچشمہ خشیت ربانی اور عشق رسول لاثانی کا مجسمہ
احقاق حق و ابطال باطل کا شہنشہ ہے یعنی سراج الفقہاء محی الشریعہ کاسر الفتنہ
قامع البدعۃ صاحب الحجۃ القاہرہ تاج الشریعہ
سیدی وسندی وکنزی وذخری لیومی وغدی
جانشین حضور مفتئ اعظم ہند فخر ازہر فقیہ اسلام حضور سیدی و مرشدی علامہ
الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری ازہری
مدظلہ النورانی

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاک پائے حبیب
محمد معین الدین خاں حنفی رضوی ہیم پوری غفرلہ القوی

نمبر	مضمون	صفحہ

فصل (۱) ۱۱

قربانی کی تاریخ

۱	ہرامت کے لیے قربانی	۱۱
۲	ہابیل اور قابیل کی قربانیاں	۱۱
۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی	۱۳
۴	قوم موسیٰ کی قربانی	۱۴
۵	حضرت سلیمان علیہ السلام کی قربانی	۱۵
۶	حضرت عبدالمطلب کی قربانی	۱۵

فصل (۲) ۱۶

قربانی کے فضائل

۱	شعآئراللہ	۱۶
۲	خوش دلی سے قربانی کرو	۱۶
۳	ہر بال کے بدلے میں نیکی	۱۷
۴	ستر گنا کے ساتھ میزان میں	۱۷
۵	اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں گرتا ہے	۱۸
۶	جہنم سے حجاب	۱۸
۷	سب سے زیادہ محبوب	۱۹
۸	سنت کو پالیا	۱۹

نمبر	مضمون	صفحہ
	فصل (۳)	۲۰
	قربانی کے مسائل	
۱	قربانی کے شرائط ومسائل	۲۰
۲	قربانی کا وقت	۲۵
۳	قربانی کے جانور	۲۹
۴	جن جانوروں کی قربانی جائز ہے	۲۹
۵	جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں	۳۳
٦	قربانی کے جانور میں شرکت	۳۷
۷	قربانی کے جانور کی عمر	۳۹
۸	ذبح کے کچھ مسائل	۴۰
۹	قربانی کا گوشت	۴۳
۱۰	قربانی کا چمڑا	۴٦
۱۱	ناجائز وممنوع چیزیں	۴۸
۱۲	قربانی کے بعض مستحبات	۵۰
۱۳	قربانی کرنے کا طریقہ	۵۳
۱۴	مآخذ ومراجع	۵۵

الله أكبر

کلمات دعائیہ

جامع معقول ومنقول حاوی اصول وفروع عمدۃ المحدثین والمدرسین
حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد شبیر حسن صاحب قبلہ رضوی
مدظلہ النورانی

۷۸۶ / ۹۲

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! پیش نظر رسالہ ﴿سنت ابراہیمی اور قربانی﴾ محبّ گرامی مولانا مفتی محمد معین الدین خاں سلمہ المولیٰ المنان کی تالیف وترتیب ہے مولانا موصوف اس سے قبل ایک مدلل ومفصل رسالہ بنام (الفیوضات الرضویہ فی مسائل الاضحیۃ) تحریر فرما کر شائع کیا ہے۔

اور یہ ان کا دوسرا رسالہ ہے جو آسان اور سہل تر زبان میں قربانی کے فضائل اور اس کے متعلق بہت سے احکام شرعیہ کو جمع کردئے ہیں، قربانی ایک مالی عبادت ہے جو غنی پر واجب ہے خاص جانور کو خاص دن میں اللہ تعالی کے لئے ثواب کی نیت سے ذبح کرنا قربانی ہے۔ مسلمان، مقیم، مالک نصاب، آزاد پر واجب ہے، مولی تعالی کو اپنے پیارے محبوب بندوں کی ادا بھی پیاری اور محبوب ہوتی ہے ہمارے حضور رحمت عالم باعث ایجاد عالم ﷺ کے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کو خدا کی راہ میں قربان کرنا چاہا۔ اللہ تعالی نے اس کے بدلے میں دنبہ کی قربانی قبول فرمائی اور حضرت خلیل اللہ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی "قد صدقت الرویا انا کذالک نجزی المحسنین" میرے خلیل تم امتحان کی راہ میں ثابت قدم نکلے ہم مخلصین کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور اپنے تمام صاحب نصاب بندوں پر انھیں کی اتباع میں ہر سال اپنی راہ میں مخصوص جانور کی قربانی فرض فرما دی، حدیث شریف

میں ہے: ”ما هذه الاضاحی یا رسول الله؟ قال سنة ابیکم ابراهیم“ یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

کسی لکھنوی شاعر نے لکھا ہے

ع۔ یہ عجیب رسم دیکھی کہ بروزعید قرباں وہی قتل بھی کرے ہیں وہی لیں ثواب الٹا

محبّ گرامی مولانا موصوف سلمہ ایک اچھے مدرس اور ایک اچھے مصنف ومؤلف ہیں اب تک موصوف کم وبیش دو درجن کتابیں تصنیف وتالیف کر چکے ہیں۔جس میں بعض کتابیں بہت معیاری ہیں مولی تعالی اپنے کرم سے انکی عمراور علم وعمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور تصنیف وتالیف کا کام لیتا رہے۔فقیر کی دعا ہے کہ مولی تعالی انکی اس کاوش کوبھی قبول فرمائے اور برکات وخیرات سے سرفراز فرمائے۔آمین بجاه حبيبه الكريم وعلى آله وصحبه اجمعين

فقط دعا گو ودعا جو

شبیر حسن رضوی

خادم الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد

۱۱رشعبان المعظم ۱۴۳۷ھ

تقریظ جمیل

حضرت علامہ مفتی **عطاء محمد** صاحب قبلہ رضوی مصباحی **مدظلہ النورانی**

بسم الله الر حمن الر حیم

نحمده و نصلی علی حبیبه الکریم

اما بعد! بندۂ ناچیز عرض کرتا ہے بارگاہ ایزدی تعالی میں کہ جس طرح مولی تو نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی پیش کردہ انکے صاحبزادے حضرت سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی قربانی کو قبول فرمایا اور رہتی دنیا تک یادگار بنایا مولی تعالی اسی طرح حضرت مولانا مفتی معین الدین صاحب قبلہ کی تالیف وترتیب "**سنت ابراھیمی اور قربانی**"، جو قربانی کے تعلق سے ایک دستاویز ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں حوالوں کیساتھ مزین کر کے تحریر کی گئی ہے۔ طرز ادا سہل دلنشین اور خوب ہے ان شاء اللہ تعالی یہ رسالہ عوام اہل سنت کے لئے مفید اور نفع بخش ہوگا۔

مفتی موصوف کی طبیعت کام کرنے کی ہے بحمدہ تعالی انھوں نے اس سے قبل کئی مفید اور کارآمد رسالے قوم کو دئے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالی انکی تمام دینی خدمات کو قبول فرمائے اور مذہب حق اہل سنت و جماعت مسلک اعلی حضرت کی بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے۔

(اٰمین) بجاہ حبیبه سید المرسلین وعلی اٰله وصحبه افضل التسلیم

العبد **عطاء محمد رضوی** مصباحی غفرلہ

استاذ الجامعۃ الغوثیہ عربی کالج اترولہ بلرامپور

۶ / رجب المرجب ۱۴۳۷ھ

تقریظ جلیل

ادیب شہیر حضرت علامہ محمد عرفان خاں صاحب قبلہ رضوی

۷۸۶/۹۲

نحمدہ و نصلی علی رسو له الکریم

عبادت کی حقیقت ہے محبت میں فنا ہونا　　　محبت کی حقیقت ہے فنا ہو کر بقا ہونا

زیر نظر رسالہ (سنت ابراہیمی اور قربانی) استاذی الکریم شان درسگاہ شہنشاہ افہام تفہیم حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین خاں صاحب قبلہ رضوی مدظلہ النورانی کی تالیف ترتیب ہے جس میں قربانی کے فضائل ومسائل کو حسین اسلوب اور دلنشیں انداز میں ثبت علی القرطاس فرمایا ہے رسالہ ہذا حضور مفتی صاحب قبلہ کے علمی لیاقت اور حدیث وفقہ کے کتب مطولات پر کافی دسترس اور وسعت مطالعہ اور استحضار علمی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

قربانی مخصوص جانور کو مخصوص وقت میں تقرب الی اللہ کی نیت سے ذبح کرنے کا نام ہے۔ مصطفیٰ جان رحمت علیہ التحیۃ والثناء نے بالتواتر ۹/ سال تک قربانی کر کے امت مسلمہ کے دلوں میں بارگاہ رب العزت میں جزبہ ایثار وقربانی کو اجاگر فرمایا کہ ہر بال کے بدلے نیکی ہے اور قربانی نہ کرنے والوں کیلئے ترھیبا فرمایا کہ میری عیدگاہ کے قریب تک نہ آئے۔

یہ شہادت گاہ الفت میں قدم رکھنا ہے　　　لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اللہ رب العزت کی بارگاہ بے نیاز میں دعاء ہے کہ جس طرح محبت خلیل علیہ السلام کی قربانی کو مقبول انام بنایا ہے اسی طرح اس رسالہ کو مقبول خاص وعام بنائے اور خلق کو نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور استاذی الکریم حضور مفتی صاحب کے علم عمل اور عمریں مزید برکت عطا فرمائے۔ (آمین) **بجاہ حبیبه سید المرسلین و علی اٰله و صحبه افضل التسلیم**

العبد محمد **عرفان خاں** رضوی

فصل (۱)

تاریخی قربانی

ہرامت کے لئے قربانی

قربانی کا عمل سابقہ امتوں میں بھی رائج تھا۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ولکل امة جعلنا منسکا لیذکروا اسم الله مارزقهم من بهیمة الانعام﴾

ترجمہ: کنز الایمان: اور ہرامت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پران کے ذبح کے وقت)(پ ۱۷،سورة الحج ، :آیت ۳٤)

ہابیل اورقابیل کی قربانیاں

علمائے سیر واخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کا نکاح لیودا سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی ،اور ہابیل کا اقلیما کے ساتھ جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی، کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوااور چونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلب گار رہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے لہذا وہ تیری بہن ہے اسکے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں کہنے لگا کہ یہ تو آپ کی رائے ہے اللہ تعالی نے یہ حکم نہیں دیا آپ نے فرمایا تو تم دونوں قربانیاں لاؤ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے، اس زمانے میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اسکو کھالیا کرتی تھی قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی آسمانی آگ نے

ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی اس پر قابیل کے دل میں بہت بغض پیدا ہوا، جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا میں تجھ کو قتل کروں گا ہابیل نے کہا کیوں کہنے لگا اسلئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اقلیما کا مستحق ٹھرا اسمیں میری ذلت ہے۔

ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے اسمیں میرا کیا دخل ہے۔اور اگر تو اپنا ہاتھ بڑھائے گا کہ تو مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا۔(باوجودیکہ میں تجھ سے قوی وتوانا ہوں یہ صرف اس لئے کہ) میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے۔اس سے پہلے تو نے والد کی نافرمانی کی حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا۔

پھر قابیل نفس کے ورغلانے میں آکر ہابیل کو قتل کردیا، قتل کرنے کے بعد متحیر ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے کیونکہ اسوقت تک کوئی انسان مراہی نہ تھا، مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا۔

مروی ہے کہ دو کوّے آپس میں لڑے ان میں سے ایک کوّے نے دوسرے کو مارڈالا پھر زندہ کوّے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڈھا کیا اسمیں مرے ہوئے کوّے کو ڈال کر مٹی سے دبادیا یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کردیا۔(تفسیر خزائن العرفان،سورہ مائدہ ،تحت الآیات ۲۷/ ۳۱)

قرآن عظیم میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿واتل علیهم نبا ابنی ادم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الاخر قال لا قتلنك قال انما يتقبل الله من المتقين ☆ لئن بسطت الى يدك لتقتلنى مآ انا بباسط يدى اليک لاقتلک انی اخاف الله رب العلمين ☆انی اريد ان تبوا باثمی واثمک فتکون من اصحب النار وذلک جزؤا الظلمين ☆ فطوعت له نفسه قتل اخيه فقتله فاصبح من الخسرين ☆فبعث الله غرابا يبحث فی الارض ليريه كيف يوارى سواة اخيه قال يويلتى اعجزت ان اكون مثل هذا الغراب فاوارى سواة اخى فاصبح من الندمين﴾

ترجمہ: کنزالایمان: اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر جب دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی بولا قسم ہے میں تجھے قتل کروں گا کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے، بیشک اگر تو اپنا ہاتھ مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں میں اللہ سے ڈرتا ہوں، جو مالک سارے جہان کا ، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور تیرا گناہ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے تو تو دوزخی ہوجائے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اسے بھائی کے قتل کا چاؤ دلایا تو اسے قتل کردیا تو رہ گیا نقصان میں، تو اللہ نے ایک کوا بھیجا زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر اپنے بھائی کی لاش چھپائے بولا ہائے خرابی میں اس کوے جیسا بھی نہ ہوسکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا تو پچتاتا رہ گیا۔

(پ٦، سورۃ المائدہ، آیت ٢٧ تا ٣١)

حضرت ابراهیم علیه السلام کی قربانی

اس کا تفصیلی واقعہ کتب تاریخ وسیر میں مذکور ہے، مختصراً یہ کہ اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا مانگی ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹے کی بشارت دی گئی، بڑھاپے کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل جیسا فرزند عطا فرمایا، خوشی کی انتہا نہ رہی، مگر جب بیٹا تیرہ سال کا ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کو رات میں خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ آپ کا رب آپ کے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم فرمارہا ہے، یہی خواب آپ نے اگلی دو راتوں میں بھی دیکھا، آپ علیہ السلام نے بیٹے کے ذبح کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا اور اپنے بیٹے کو اس سے مطلع فرمایا، فرماں دار بیٹے نے اپنے آپ کو فوراً قربانی کے لئے بخوشی پیش کردیا، آپ اپنے صاحبزادے کو وادئ منی میں لے گئے، اور چہرے کے بل لٹادیا اور اللہ کا نام لے کر چھری چلادی، مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھری اور گردن کے درمیان تانبے کی پلیٹ حائل ہوگئے، جس کے باعث چھری اپنا کام نہ کرسکی، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک جنتی مینڈھا صاحبزادے کے فدیئے کے طور پر بھیجا، جسے آپ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمادیا۔

قرآن مجید میں اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

﴿رب هب لی من الصلحين ☆فبشرنه بغلم حليم☆ فلما بلغ معه السعی قال یٰبنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری

قال یابت افعل ماتؤمر ستجدنی ان شآء اللہ من الصٰبرین ☆ فلمآ اسلما وتلہ للجبین ☆ونٰدینہ ان یا ابراھیم☆ قد صقت الرءیا انا کذٰلک نجزی المحسنین☆ ان ھذا لھو البلٰؤا المبین ☆وفدینہ بذبح عظیم ☆وترکناعلیہ فی الآخرین ☆سلٰم علٰی ابراھیم☆ کذٰلک نجزی المحسنین ☆انہ من عبادنا المؤمنین☆﴾

ترجمہ: کنزالایمان: (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا) الٰہی مجھے لائق اولاد دے تو ہم نے اسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی، پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں، اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے، کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی، سلام ہو ابراہیم پر، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے۔

(پ ۲۳،سورۃ الصفت :۳۷/۱۰۰/۱۱۱)

قوم موسیٰ کی قربانی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں بھی قربانی رائج تھی، قرآن مجید میں قوم موسیٰ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے ان کا قول بیان کیا گیا ہے کہ ہم کسی رسول پر اس وقت ایمان نہیں لا ئیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لادے جس کو آگ کھا جائے۔

قرآن مجید میں ہے:

﴿الذین قالوا ان اللہ عھد الینا الانومن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار قل قد جآءکم رسل من قلبی بالبینت وبالذی قتلتموھم ان کنتم صدقین﴾

ترجمہ: کنزالایمان: وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے اقرار کرلیا کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ

لائیں جب تک ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے تم فرمادو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور یہ حکم لے کرآئے جوتم کہتے ہو پھرتم نے انہیں شہید کیا اگر سچے ہو۔

(پ ٤،سورة ال عران :اایت ١٨٣)

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہود کی ایک جماعت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعی رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اوران کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام ونشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لئے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہوگئی اور اس کی تصدیق کرنا اوران کی نبوت کو ماننا لازم ہوگیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔ جب تم نے یہ نشانیاں لانے والے انبیاء کو قتل کیا اوران پر ایمان نہ لئے تو ثابت ہوگیا کہ تمہارا یہ دعوی جھوٹا ہے۔

(تفسير خزائن العرفان ،تحت الآية المذ كوره)

حضرت سليمان عليه السلا م كى قربانياں

حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے بیت المقدس سے تعمیر شروع کی، تکمیل سے پہلے آپ نے پردۂ ظاہری فرمایا،اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی تکمیل فرمائی ،جب بیت المقدس کی تکمیل ہوگئی تو(قرب القرابين وذبح الذبائح وجمع بنى اسرائيل)
ترجمہ:حضرت سلیمان علیہ السلام نے قربانیاں پیش کیں، جانور ذبح کیے اور بنی اسرائیل کو جمع فرمایا۔(مجمع الزوائد ،ج ٤،ص ٧،باب الصلاة فى السجد)

حضرت عبد المطلب كى قربانى

حدیث : حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿انا ابن الذبيحين﴾

میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔(المستدرك على الصحيحن ،ج ٢،ص ٦٠٩،ذكر من قال ان الذبيح)

حدیث : ایک اور روایت میں ہے،حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں خطاب کیا﴿یا ابن

الذبیحین ﴾ اے دوذبیحوں کے بیٹے، تو رسول نے تبسم فرمایا اور اس پر انکار نہیں فرمایا، اس بارے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو فرمایا: عبد المطلب نے جب زمزم کا کنواں کھودا، نذر مانی کہ اللہ تعالی میرے لیے اس کو آسان کردے تو میں اپنے ایک بیٹے کو ضرور ذبح کروں گا، قرعہ عبداللہ کے نام نکلا، لوگوں نے اس سے روکا اور کہا کہ اس کے بدلے میں سواونٹ ذبح کردو، انہوں نے اس کے بدلے میں سواونٹ ذبح کردیئے اور دوسرے ذبح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔(المستدرك على الصحيحن ،ج۲،ص ۶۰۴،ذكر اسما عيل بن ابرا هيم عليهما السلام ،بيروت)

فصل (۲)

قربانی کے فضائل

شعآئر الله

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ ومن يعظم شعائر الله من تقوى القلوب ﴾

ترجمہ: کنزالایمان: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔(پ ۱۷،سورۃ الحج،آیت ۳۲)

حضرت سیدنا مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

﴿ **ومن يعظم شعائر** ﴾ سے قربانی کے جانوروں کی تعظیم اور انہیں فربہ کرنا مراد ہے۔

(الدر المنثور ،تحت الآية المذكوره،ج۶،ص۴۶،دار الفكر ،بيروت)

خوش دلی سے قربانی کرو

حدیث: " عن عائشة قالت قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم و انه ليأتى يوم القيٰمة بقرونها و اشعارها و اظلافها ،و ان

الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بھا نفسا "

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنی سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔

(ترمذی شریف ج ۱/ ص ۱۸۰ ،ابن ماجہ شریف ج ۲/ص ۲۲۶ ،شرح السنہ رقم الحدیث ۱۱۲٤ ،المستدرک ج ٤/ ص ۲۲۱ ،مشکوۃ شریف ص۱۲۸ ، کنز العمال ج ٥/ص ۳٤ ،السنن الکبری ج ١٤ / ص ۱۷۰)

ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے

حدیث :" عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یارسول اللہ ماھذہ الاضاحی؟ قال سنة ابیکم ابراھیم قالوا فما لنا فیھا یارسول اللہ ؟قال بکل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول اللہ ؟ قال بکل شعرة من الصوف حسنة "

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، لوگوں نے عرض کی یارسواللہ ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے۔ عرض کی اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ (کنز العمال ج ٥ ص ۸۹ ،بیروت ،مسند احمد ج ٤ ص ۳٦۸ ،بیروت،ابن ماجہ ، ج ۲ ص ۲۲٦ ،دیو بند،السنن الکبریٰ ج١٤ ص ۱۷۱ ،بیروت،مشکوۃ ،ص ۱۲۹ ،دھلی)

ستر گنا اضافے کے ساتھ میزان میں

حدیث : " عن علی ان النبی ﷺ قال لفاطمة قومی یافاطمة فاشھدی اضحیتک ،اما ان لک باول قطرة تقطر من دمھا مغفرة کل ذنب اصبتہ اما انہ یجاء بھا یوم القیامة

بلحومها ودمائها سبعين ضعفا ، ثم توضع في ميزانك، قال ابو سعيد الخدری: ای رسول الله، أهذه لآ ل محمد خاصة فهم اهل لما خصوا به من خير ؟ أم لآ ل محمد وللنا س عامة ؟قال: بل هی لآل محمد وللنا س عامة رواه ابن ابی الد نیا “

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شفیع المذنبین ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا اے فاطمہ کھڑی ہو اور اپنی قربانی پر حاضر ہو بیشک قربانی کے خون کے پہلے قطرہ کے ساتھ تمہارے ہر پچھلے گناہ کی مغفرت کر دی جائے گی اور سنو! قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے گو شت اور خون کے ساتھ لایا جائے گا اور اسکو ستر درجہ بڑھا کر تیرے میزان میں وزن کیا جائے گا حضرت ابو سعید خدری نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ اجر ال محمد کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ وہ اس خیر کے اہل ہیں یا یہ ال محمد اور تمام لوگوں کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا بلکہ یہ اجر ال محمد اور تمام لوگوں کے لئے ہے۔(کنز العمال ج ۵/ ص ۸۶/ بیروت)

اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں گرتا ہے

حدیث :”عن علی ان النبی صلی الله عليه وسلم قال ايها الناس ضحوا واحتسبو ابدما ئها فان الدم وان وقع فی الارض فا نه يقع فی حرز الله عزوجل “

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین ﷺ نے فرمایا اے لوگو! قربانی کرو اور قربانی کے خون میں ثواب کی نیت کرو کیونکہ قربانی کا خون ہر چند زمین پر گرتا ہے لیکن وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہوتا ہے۔(مجمع الزوائد ج ٤/ ص ١٧/ بیروت)

جہنم سے حجاب

حدیث :”عن حسن بن علی رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من ضحی طيبة نفسه محتسبا لاضحيته كانت له حجا با من النار “

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس

نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ اس کے لئے آتش جہنم سے روک ہو جائے گی۔

(مجمع الزوائد ج ۳ ص ٣٤ ،کنز العمال ج ٥ ص ٣٤ ،الفصل السابع فی الاضاحی/بیروت)

سب سے زیادہ محبوب

حدیث :"عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ما انفقت ال ورق فی شیء احب الی الله تعالی من نحیر ینحر فی یوم عید "

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ اللہ کے نزدیک پیارا نہیں۔

(کنز العمال ج ٥/ ص ٣٤ ،المعجم الکبیر ج ۱۸ /ص ۲۳۹/بیروت)

سنت کو پالیا

حدیث : حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (عیدالاضحیٰ کے دن) خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

﴿ان اول ما نبدا من یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فنحر فمن فعل فقد اصاب سنتنا﴾

آج ہم اپنے اس دن کا آغاز یوں کریں گے کہ پہلے ہم نماز پڑھیں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے،جس نے یہ کام کیا تو اس نے ہماری سنت کو پالیا۔

(صحیح البخاری ج ۲،ص ۱٦،باب سنةالعیدین لاھل اسلام)

فصل (۳)

قربانی کے شرائط واحکام

مسئلہ: (۱) قربانی واجب ہونے کے شرائط یہ ہیں۔

(۱) اسلام ! مسلمان ہونا یعنی غیر مسلم پر واجب نہیں۔

(۲) اقامت ! یعنی مقیم ہونا مسافر پر واجب نہیں۔

(۳) مالدار ہونا! یعنی مالک نصاب ہونا۔(جو شخص ساڑھے سات تولے سونے یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر رقم یا حاجت اصلیہ کے علاوہ اتنی مالیت کی کسی چیز کا بھی مالک ہو، وہ قربانی کے معاملے میں صاحب نصاب ہے، حاجت اصلیہ سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری اور خادم اور پہننے کے کپڑے ،کام کی کتابیں، ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں) جو نصاب کا مالک نہیں اس پر قربانی واجب نہیں۔

(٤) بالغ ہونا! چنانچہ نابالغ پر واجب نہیں۔

(۵) حریت! یعنی ازآد ہونا جو آزاد نہ ہو اس پر واجب نہیں۔(در مختار مع شامی، ج ۹ ص ٤۵۲، کتاب الا ضحیة ،فتاوی ہندیه ،جلد۵،ص ۲۹۲، کتاب الاضحیة ،بھار شریعت ح ۱۵ ص ۱۳۲)

مسئلہ: (۲): قربانی اور زکوۃ کے نصاب میں دوطرح سے فرق ہے۔

(۱) زکوۃ کے نصاب میں صرف مال نامی کا اعتبار کیا جاتا ہے جبکہ قربانی کے نصاب میں حاجت اصلیہ کے علاوہ ہر چیز داخل ہوتی ہے۔

(۲) زکوۃ کے لئے نصاب پر سال گزرنا شرط ہے جبکہ قربانی کے لئے شرط نہیں۔

(حاشیة الطحطاوی ،ص۷۲۳)

مسئلہ: (۳): قربانی کے لئے مرد ہونا شرط نہیں۔ عورتوں پر اسی طرح واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے۔ (بہار شریعت، ح ۱۵، ص ۱۳۲، فتاویٰ ہندیہ، ج ۵، ص ۲۹۲، درمختار مع شامی، ج ۹، ص ۴۵۳)

مسئلہ: (۴): قربانی کی شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لئے جو وقت مقرر ہے اس کے کسی حصہ میں پایا جانا وجوب کے لئے کافی ہے، مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں کافر تھا پھر مسلمان ہوگیا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے اس پر قربانی واجب ہے جبکہ دوسرے شرائط بھی پائے جائیں اسی طرح غلام تھا پھر آزاد ہوگیا اس کے لئے بھی یہی حکم ہے یوں ہی اول وقت میں مسافر تھا اور اثنائے وقت میں مقیم ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی یا فقیر تھا اور وقت کے اندر مالدار ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ (فتاوی ہندیہ، جلد ۵، ص ۲۹۲، کتاب الاضحیة، الباب الاول فی تفسیر ھا)

مسئلہ: (۵): قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے، جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے قربانی واجب ہوگئی۔ (در مختار مع شامی ج ۹ ص ۴۵۳، کتاب الاضحیة)

مسئلہ: (٦): قربانی کا رکن مخصوص جانوروں میں سے کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔ حکم اس کا دنیا میں واجب سے بری الذمہ ہونا اور آخرت میں اجر وثواب پانا ہے۔

(در مختار مع شامی ج ۹ ص ۴۵۳، کتاب الاضحیة، فتاوی ھندیہ جلد ۵، ص ۲۹۲، کتاب الاضحیة، مجمع الانھر جلد ۲، ص ۵۱٦، کتاب الاضحیة)

مسئلہ: (۷): جو شخص مالک نصاب ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے تو اس شخص کے بارے میں حدیث شریف میں سخت وعید ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿من کا ن لہ سعة ولم یضح فلا یقربن مصلانا﴾ جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۲۲٦، کنز العمال ج ۵ ص ۳۴، مستدرك للحاکم ج ۴ ص ۲۳۲، مسند احمد ج ۲ ص ۲۳، سنن الکبریٰ ج ۱۴ ص ۱٦۹)

مسئلہ: (۸): قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا ہی ضروری ہے کوئی دوسری چیز اس

کے قائم مقام نہیں ہوسکتی مثلاً بجائے قربانی اس نے بکری یا اسکی قیمت صدقہ کردی یہ نا کافی ہے ۔

چنانچہ مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''کہ جس پر قربانی واجب ہے وہ اگر ایام قربانی میں بجائے قربانی کے دس لاکھ اشرفیاں تصدق کرے قربانی ادا نہ ہوگی واجب ذمہ سے نہ اترے گا گنہگار و مستحق عذاب رہے گا۔

(فتاویٰ افریقہ ، ص۱۷۶)

اور حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''قربانی اراقت دم بروجہ قربت کا نام ہے، جب قربانی کا رکن اراقت دم ہوا تو جس پر قربانی واجب ہے وہ اگر بجائے قربانی ان ایام میں ایک جانور تو کیا کئی جانوروں کی قیمت تصدق کرے قربانی ادا نہ ہوگی گنہ گار رہوگا جب تک اس واجب کو ادا نہ کرے بلکہ خود جانور قربانی کو تصدق کرے جب بھی بری ذمہ نہ ہوگا،،(فتاویٰ امجدیہ ج۳ ص ۳۱۰، کتاب الاضحیۃ ،فتاویٰ ھندیہ ج ۵ ص۲۹۳ ، کتاب الاضحیۃ ،در مختارمع شامی ،ج۹، ص۴۵۳، کتاب الاضحیۃ)

مسئلہ: (۹): جو شخص مالک نصاب ہے مگر ایام قربانی گزر گئے اور وہ قربانی نہ کرسکا تو اس پر لازم ہے کہ اگر قربانی کا جانور خرید چکا تھا تو اسی کو صدقہ کردے اور اگر نہیں خریدا تھا تو ایک بکرا کی قیمت اس پر صدقہ کرنا واجب ہے اگر ایسا نہ کریگا تو گنہ گار رہوگا۔(فتاویٰ شامی ،ج۹،ص۴۶۵، کتاب الاضحیۃ، فتاویٰ ھندیہ ج ۵ ص۲۹۴ ،کتاب الا ضحیۃ)

مسئلہ: (۱۰): جو مالک نصاب اپنے نام سے ایک بار قربانی کرچکا ہے اور دوسرے سال بھی وہ مالک نصاب ہے تو اس پر اپنے نام سے قربانی واجب ہے، اور یہی حکم ہر سال کا ہے۔

حدیث : حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرے تھے کہ آپ نے فرمایا:

﴿ یا ایھاالناس ان علی کل اھل بیت فی کل عام اضحیۃ ﴾

اے لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال ایک قربانی ہے۔(ابوداؤ دکتاب الضحایا ،رقم الحدیث۲۷۸۸،ترمذی ،ابواب الاضاحی ،رقم الحدیث ۱۵۱۸،ابن ماجہ ،رقم الحدیث ۳۱۲۵، سنن الکبری ج ۱۴ ص۱۹۶،مسند احمد ج٤ ص ۲۱۵ مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث ۸۱۵۹)

مسئلہ: (۱۱): جس پر قربانی واجب ہے اس کو خود اپنے نام سے قربانی کرنی چاہئے لڑکے یا زوجہ کی طرف سے کرے گا تو واجب ساقط نہ ہوگا اور سخت گنہ گار رہوگا لہذا اگر دوسرے کی طرف سے کرنا چاہتا ہے تو اسکے لئے ایک دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

(فتاوی امجدیہ، جلد، ۳، ص ۳۱۵)

مسئلہ: :(۱۲): جس پر قربانی واجب ہے وہ اگر اپنے نام سے نہ کر کے بلکہ حضور ﷺ یا حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ یا کسی مرحوم کے نام سے تبرعا قربانی کی تو یہ جائز و درست ہے ،اور اس کا اپنا وجوب بھی ساقط ہو جائے گا،اور انہیں اس کا ثواب بھی پہنچ جائے گا۔(فتاوی قاضی خان علی ھامش ھندیہ ج۳ ص۳۵۲،کتاب الاضحیة ،فصل فی العیوب ما یمنع الضحیة ومالا یمنع ،مکتبہ دارالکتاب دیو بندالھند، فتاوی شامی ،ج ۹ ص ٤٨٤،کتاب الاضحیة،مکتبہ زریا دیو بند الھند)

مسئلہ: (۱۳):اگر کسی کے پاس پچاس ہزار یا ایک لاکھ روپیہ ہے مگر وہ جیون بیمہ یا بینک وغیر میں جمع ہے نکالا نہیں جا سکتا جبکہ وہ مقروض بھی ہے تو پہلے وہ قرض ادا کرے پھر اس کے بعد اصل جمع شدہ رقم نصاب تک نہ پہونچے تو اس پر قربانی واجب نہیں ،اور اگر اس کے باوجود نصاب باقی ہے تو قربانی واجب ہے۔

اعلی حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

جس پر قربانی ہے اور اس وقت نقد اس کے پاس نہیں وہ چاہے قرض لیکر کرے یا اپنا کچھ مال بیچے۔(فتاوی رضویہ شریف ج۸ ص۳۹۳،قدیم، فتاوی بزازیہ علی ھامش ھندیہ، ج ٦ ص٢٨٦،کتاب الاضحیة، فتاوی شامی ۔ج ۹ ص ٤٥٣،کتاب الاضحیة)

مسئلہ: (۱۴):اگر کسی کے پاس زمین ہے اور وہ اس میں کھیتی باڑی کرتا ہے اور اسے اور اس کے اہل وعیال کے لیے کافی نہیں ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے،اگر چہ زمیں کی قیمت نصاب کے برابر پہنچتی ہے اور اسی قول پر فتوی ہے۔

(فتاوی شامی ۔ج ۳ ص ٤٤٧،کتاب الزکوة،فتاوی رضویہ ،،جلد ۲۰،ص٣٦٧)

مسئلہ: (۱۵):ایک شخص نے کئی سال تک قربانی نہ کیا کچھ دنوں کے بعد اسے اپنے مالک نصاب ہونے کا علم ہوا،تو جتنے سال کی قربانیاں قضا ہوئی ہیں ان کے ادا کی صورت یہ ہے کہ ہر سال کے عوض (بدلے) ایک اوسط درجہ کا بکرا یا اسکی قیمت صدقہ کرے۔(در مختار مع شامی

ج۹،ص۴۵۷، کتاب الا ضحیة ، فتا وی ھندیه ج۵ ص۲۹۶ ، کتاب الاضحیة)

مسئلہ: (۱۶): قربانی کے لئے جانور خریدا گیا تھا قربانی کرنے سے پہلے جانور نے بچہ جنا تو اس بچہ کو بھی ذبح کرڈالے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا تو اس کی قیمت کو صدقہ کردے اور اگر ذبح نہ کیا نہ فروخت کیا یہاں تک کہ ایام نحر گزر گئے تو اس کو زندہ صدقہ کردے اور اگر کچھ نہ کیا بلکہ بچہ اس کے یہاں پرورش پاتا رہا اور قربانی کا زمانہ آ گیا اگر یہ چاہتا ہے کہ اس سال کی قربانی میں اس بچہ کو ذبح کرے ایسا نہیں کرسکتا ہے اور اگر اس کی قربانی کردی تو پھر دوسری قربانی کرے کہ وہ قربانی نہیں ہوئی اور وہ بچہ ذبح کیا ہوا صدقہ کردے بلکہ ذبح سے جو کچھ اس کی قیمت میں کمی ہوئی اسے بھی صدقہ کرے۔ (فتاوی ھندیه ، ج۵،ص۳۰۰، کتاب الا ضحیة ،فتاوی شامی ، ج۹،ص۴۶۷، کتاب الا ضحیة ، فتا وی بزازیه ج۳،ص۲۹۴)

مسئلہ: (۱۷): قربانی کے جانور کا دودھ دوہنا مکروہ وممنوع ہے اگر دودھ دوہ لیا تو اسے صدقہ کردے۔ (درمختار مع شامی ، ج۹، ص۴۷۶، کتاب الا ضحیة ،فتاوی ھندیه ، ج۵ ،ص۳۰۰ کتاب الا ضحیة ،فتاوی بزازیه ج۳ص ۲۹۴، کتاب الاضحیة ،بدائع الصنائع ، ج۴،ص۲۱۹ ،فتاوی قاضی خاں ج۳ص۳۵۴)

مسئلہ: (۱۸): قربانی کے جانور کو اجرت (کرایہ) پر دینا منع ہے اگر اجرت پر جانور کو دیا تو اجرت کو صدقہ کردے۔ (در مختار مع شامی ، ج۹،ص۴۷۵، فتا وی ھندیه ، ج۵، ص۳۰۱ ،فتاوی بدائع الصنائع ج۴ ص۲۲۱ ،فتا وی بزازیه ، ج۳ ،ص۳۹۴)

مسئلہ: (۱۹): اگر مالک نصاب نے قربانی کی منت مانی ہے تو اس کے ذمہ دو قربانیاں واجب ہیں ایک وہ جو غنی پر واجب ہوتی ہے اور ایک منت کی وجہ سے۔

(بدا ئع الصنا ئع ، ج۴ ،ص ۱۹۴ ، کتاب الاضحیة ،فتاوی شامی ، ج۹ ،ص۴۶۴)

مسئلہ: (۲۰): قربانی کی منت مانی اور یہ متعین نہیں کیا کہ گائے کی قربانی کرے گا یا بکری کی تو منت صحیح ہے بکری کی قربانی کردینا کافی ہے اور اگر بکری کی قربانی کی منت مانی تو اونٹ یا گائے کی قربانی کردینے سے بھی منت پوری ہوجائے گی۔

(فتا وی عا لمگیری ، ج۵،ص ۲۹۵، کتاب الاضحیة ، بحر الرائق ج۹ ص۳۲۱)

مسئلہ: (۲۱): کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اسکی طرف سے قربانی کردی جائے اور یہ نہیں بتایا کہ گائے یا بکری کس جانور کی قربانی کی جائے اور نہ قیمت بیان کی کہ اتنے کا جانور خرید کر

قربانی کی جائے یہ وصیت جائز ہے اور بکری قربانی کردینے سے وصیت پوری ہوگئی۔ (بهار شريعت حصه ۱۵،ص۱۳۸،فتاوی هنديه ج۵،ص ۲۹۷ ،بدائع الصنائع ج٤ ص۱۹۵)

قربانی کا وقت

مسئلہ: (۱): قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ یعنی تین دن دوراتیں، اور پہلے دودنوں کوایام نحر کہتے ہیں، اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کوایام تشریق کہتے ہیں، لہذا بیچ کے دودن ایام نحروایام تشریق دونوں ہیں اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہے اور پچھلا دن یعنی تیرہویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے۔ (فتاویٰ هنديه ج۵ ص۲۹۵، كتاب الاضحية ،بدائع الصنائع ،ج٤، ص۱۹۸ ، درمختارمع شامی، ج۹،ص۴۵۸ ،ومجمع الانهر شرح ملتقى الابهر، ج٤،ص۱٦۹، الفقه على المذاهب الاربعه، ج۲ ،ص۱۷۰)

” دسویں کے بعد دونوں راتیں ایام النحر میں داخل ہیں ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے مگر ذبح کرنا مکروہ ہے۔ (بهار شريعت ح ۱۵ ص ۱۳٦ ،قادری ،فتاویٰ رضويه ،ج۸ ،ص ۳۱۵ ،باب الذبيحه ،درمختار مع شامی ،ج۹ ، باب الاضحية ص ٤٦۳ ،بحرالرائق ج۹ ص ۳۲۲)

اور مکروہ اس صورت میں ہے جب روشنی کا مناسب انتظام نہ ہو، اگر روشنی کا انتظام اچھا ہے تو مکروہ تنزیہی بھی نہیں۔ (فتاویٰ رضويه ،ج۸ ،ص ۳۱۵ ،باب الذبيحه ،درمختار مع شامی ،ج۹ ، باب الاضحية ص ٤٦۳ ،بحرالرائق ج۹ ص ۳۲۲)

مسئلہ: (۲): قربانی کے ایام صرف تین دن ہیں۔

(فتاویٰ هنديه ج۵ ص۲۹۵، كتاب الاضحية)

اور قربانی کے تین دن ہونے پر چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:

(۱) امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں:

﴿عن علی ،قال :النحر ثلاثة ايام﴾

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک ہے۔(احکام القرآن للطحاوی، ج۲،ص ۲۰۵،تاویل قولہ تعالی :واذکر وا اللہ فی ایام معدودات)

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

﴿الاضحی یومان بعد یوم الاضحی﴾

ترجمہ: عید کے دن کے بعد قربانی دو دن ہے۔(سنن الکبری للبھقی، ج۹،ص ۵۰۰،باب من قال الاضحی یوم النحر ویو مین بعدہ)

(۳) حضرت عمر و علی و ابن عباس رضی اللہ عنہم ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ایام النحر ثلثہ ا فضلھا اولھا﴾

ترجمہ: قربانی کے صرف تین دن ہیں اور پہلا دن سب سے افضل ہے۔(نصب الرایہ ج ٤ ص ۲۱۳,ھدایہ ج٤ ص ٤۳۰ ،بدائع الصنائع ج۹ ص۱۹۸،فتح القدیر جلد۹ ،ص ۵۲۷،عمدۃ القاری جلد۲۱،ص۲۲۹،تحفۃ الفقھاء جلد۳،ص ۸٤)

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

﴿ الذبح بعد العید یومان ﴾

ترجمہ: قربانی کرنا (عید الاضحیٰ) کے بعد دو دن ہے۔(سنن الکبری رقم الحدیث ۱۹۲۵۵،احکام القرآن رقم الحدیث ۱۵۷٦،للاماطحاوی)

(۵) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، ارشاد فرمایا:

﴿ الاضحی ثلثۃ ایا م ﴾

ترجمہ: قربانی تین دن تک ہے۔(احکام القرآن للطحاوی، ج۲،ص ۲۰۵،تاویل قولہ تعالی :واذکر وا اللہ فی ایام معدودات)

(٦) حضرت ماعز بن مالک کہتے ہیں:

﴿ان اباہ سمع عمر یقول انما النحر فی ھذہ الثلا ثۃ الا یام﴾

ترجمہ: ان کے والد نے حضرت عمر کو فرماتے سنا کہ قربانی ان تین دنوں میں ہے۔

(المحلی بالاثار لابنحزم :مسئلۃ التضحیۃ لیلا، ج٦،ص ٤۰)

(۷) حضرت امام محمد حسن شیبانی نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

﴿الاضحى ثلثة ايام يوم النحر ويومان بعده﴾

ترجمہ: قربانی کے تین دن ہیں یوم النحر اوراس کے بعد دو دن۔

(كتاب الاثار ص ٣٥٤، رقم الحديث ٧٨٩)

(۸) ملا علی قاری مکی رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

﴿الضحىٰ يومان بعد يوم الاضحى وهو اليوم الاول من ايام النحر وبه اخذابو حنيفة ومالك واحمد﴾

ترجمہ: قربانی عید کے بعد دو دن اور ہے اور عید کا دن قربانی کے دنوں میں سے پہلا دن ہے یہی مذہب امام ابو حنیفہ و امام مالک اور احمد کا ہے۔(مر قاة شرح مشكوٰة ج٣ ص ٥٢٢، كتاب الاضحية)

(۹) اور علامہ برہان الدین حنفی رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

﴿ وهي جائزة في ثلٰثة ايام يوم النحر ويومان بعده﴾

ترجمہ: اور قربانی تین دن جائز ہے ایک عید کا دن اور دو دن اسکے بعد۔

(هدايه ج٤ ص ٤٤٦، كتاب الاضحية)

(۱۰) اور علامہ عبد الرحمٰن جزیری رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

﴿ قالوا تتعين يو م النحر الثلاثة يو م العيد وتالياه ﴾

ترجمہ: امام ابو حنیفہ نے کہا کہ قربانی کے ایام تین دن ہیں ایک عید کا دن اور دو اس کے بعد۔(الفقه على مذاهب الاربعه ج ص ١٧١)

لہٰذا مذکورہ عبارتوں سے واضح ہو گیا کہ قربانی کے ایام صرف تین دن ہیں، ان احادیث طیبہ سے معلوم ہوا کہ قربانی کے ایام تین ہیں، دسویں، گیارہویں، بارہویں یہی تین ایام قربانی کے ہیں۔

مسئلہ: (۳): ایام قربانی میں پہلا دن یعنی دسویں تاریخ سب میں افضل ہے۔

حدیث : (۱) حضرت عبداللہ ابن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿ان اعظم الايام عند الله يو م النحر ثم يو م القر وهو اليوم الثانى﴾

ترجمہ: (قربانی کے) دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن اللہ کے نزدیک یوم النحر (۱۰رویں ذی الحجہ) کا دن ہے پھر یوم القر اور وہ دوسرا (۱۱رویں ذی الحجہ) کا دن ہے۔

(ابو داؤد شريف ج ٢ ص٣٠٦، رقم الحديث ١٧٦٥، كتاب المناسك، باب في الهدى اذا

عطب قبل ان يبلغ ،المستدرك ،جلد ٤ ،ص ٢٤٦ ،كتاب الا ضاحى ،رقم الحديث ٧٥٢٢ ،بيروت ،مسند احمد ،جلد ٧ ،٦٩٠ ،رقم الحديث ١٩٥٩٢ ،بيروت)

حدیث : (۲) حضرت عمر، علی وحضرت عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ان حضرات نے فرمایا: ﴿ایام النحر ثلاثه اولها افضلها﴾

ترجمہ: قربانی کے ایام تین ہیں (اوراسمیں) سب سے افضل پہلا دن ہے۔

(هدا يه ج ٤ ص ٤٣٠ ،مؤ طا امام مالك ص١٨٨ ، نصب الراية ج٤ ص٢١٣ ، كنزالعمال ج٥ ص ٨٧ ،بدائع ج٤ ص١٩٨ ،فتح القدير ج٩ ص٥٢٧ ،مجمع الانهر ج٤ ص١٧٠)

مسئلہ: (۴): شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی ہے۔

اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے اس لئے دسویں ذی الحجہ کو طلوع صبح صادق سے ہی جائز ہے۔

اور دیہات میں قربانی کرنے کا بہتر وقت یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد کرے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہونے کے بعد قربانی کی جائے۔ (فتاویٰ قاضی خاں علی هامش هند يه ج٣ ص٣٤٥ ، كتاب الاضحية، هدا يه ج٤ ص٤٤٥ ، كتاب الاضحية ،درمختار مع شامی ج٩ ص٤٦٠ ، فتاویٰ عالمگیری ج٥ ص ٢٩٥ والفقه علی المذاهب الا ربعه ج ٢ ص ١٧٠)

البتہ شہر میں نماز ہو چکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: (۵): دیہات اور شہر کا جو فرق بتایا گیا ہے یہ مقام قربانی کے لحاظ سے ہے قربانی کرنے والے کے اعتبار سے نہیں یعنی دیہات میں قربانی ہو تو وہ وقت ہے اگر چہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں ہو تو نماز کے بعد ہو اگر چہ جس کی طرف سے قربانی ہے وہ دیہات میں ہو لہٰذا شہری آدمی اگر یہ چاہتا ہے کہ صبح ہی نماز سے قبل قربانی ہو جائے تو جانور دیہات میں بھیج دے اور قربانی کرا کر گوشت شہر میں منگالے۔ (در مختا ر مع شا می ج٩ ص٤٦١ , المجتبى ج٤ ص١٦٩ ،الفقه الحنفی و ادلته ج٣ ص١٨٨ ،البحر الرائق ج٩ ں ص ٢٣١)

مسئلہ: (۶): اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد

قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہوجائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عیدگاہ میں نہیں ہوئی جب بھی ہوسکتی ہے۔(درمختار مع شامی ج۹ ص٤٦٢، کتاب الاضحیة، فتاویٰ هندیه ج٥ ص٢٩٥، کتاب الاضحیة)

مسئلہ: (۷): اگر دسویں ذوالحجہ کو کسی وجہ سے عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وقت نماز جاتا رہے یعنی زوال کا وقت آجائے اب قربانی ہوسکتی ہے اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے قبل ہوسکتی ہے۔(درمختار مع شامی ج۹ ص٤٦٢، کتاب الاضحیة، فتاویٰ هندیه ج٥ ص٢٩٥، کتاب الاضحیة)

مسئلہ: (۸): جب کرفیو یا کسی دوسرے فتنہ کے سبب شہر میں عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنا ممکن نہ ہوتو اس صورت میں دسویں ذی الحجہ ہی کو شہر میں بھی طلوع فجر کے بعد ہی سے قربانی کرنا جائز ہے۔(درمختار مع شامی ج۹ص٤٦٢، کتاب الاضحیة، فتاویٰ هندیه ج٥ ص٢٩٥، کتاب الاضحیة)

قربانی کے جانور

مسئلہ: (۱): قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں:

(۱) اونٹ **(۲) گائے** **(۳) بکری۔**

ہر قسم میں جتنی اسکی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے بھینس اور بیل گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں انکی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔(فتاوی هندیه ج٥ ص٢٩٧ ، کتاب الاضحیة ،وبدائع الصنائع ،ج٤ ص٢٠٥ ،بحرالرائق ج٩ ص ٣٢٤)

جن جانورں کی قربانی جائز ہے

مسئلہ: (۱): جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوتو اس کی قربانی جائز ہے۔

(۲): اگر سینگ تھا اور وہ مینگ تک ٹوٹ گیا تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر اس سے کم ٹوٹا ہے تو

اس کی قربانی جائز ہے۔

(۳): جس جانور کے دونوں یا ایک سینگ جڑ سے ٹوٹ گئے بعد میں وہ زخم بھر گیا ہو تو اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے اس لئے کہ سینگ جانور کے اعضاء سے ضرور ہے مگر یہ عضو کامل مقصود نہیں اور جو عضو کامل مقصود نہ ہو اس کے فوت ہونے یا پیدائشی طور پر نہ ہونے سے قربانی کے صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا یہی وجہ ہے کہ اگر جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہیں نکلتی یا اس جانور کے سینگ ہوتی ہی نہیں جیسے اونٹ تو بھی اس کی قربانی صحیح ہے اس کے برخلاف اگر عضو کامل مقصود فوت ہو جائے یا وہ پیدائشی طور پر معدوم ہو جیسے کان، دم، تو قربانی صحیح نہ ہوگی۔(فتاوی هنديه ج٥ ص٢٩٧، كتاب الاضحية، فتاوىٰ شامی ج٩ ص٤٦٧ كتاب الاضحية، مجمع الانهر ج٤ ص١٧١، كتاب الاضحية، بدائع الصنائع ج٤ ص٢١٤، بحر الرائق ج٩ ص ٣٢٣، هدايه شرح بدايه مع فتح القدير ج٩ ص٥٢٩، فتاوىٰ رضويه ج٨ ص٤٦٩)

ہاں جس جانور کی سینگ جڑ سے ٹوٹ گئی ہو اس کے بارے میں فقہائے کرام نے یہ صراحت کی ہے کہ اس کی قربانی درست نہ ہوگی۔(فتاوی هنديه، ج٥ ص ٢٩٧، كتاب الاضحية، فتاوی شامی ج٩ ص ٤٦٧، كتاب الاضحية /بدائع الصنائع ج٤ ص٢١٦، كتاب الاضحية)

لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ جڑ سے ٹوٹ جانے سے جو زخم پیدا ہوا وہ عیب ہے لہٰذا جب زخم مندمل ہو جائے تو یہ عیب زائل ہو گیا تو اس کی قربانی درست ہوگی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”سینگ ٹوٹنا اس وقت قربانی سے مانع ہوتا ہے جبکہ سر کے اندر جڑ تک ٹوٹے اور پھر اگر ایسا ہی ٹوٹا تھا کہ مانع ہوتا مگر اب زخم بھر گیا، عیب جاتا رہا تو حرج نہیں“ **لان المانع قد زال وهذا ظاهر**،، (فتاوىٰ رضويه ج٨ ص ٤٦٩، قديم، ممبئی)

مسئلہ: (۴): جس جانور کے کان چھوٹے ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔

(۵): جس جانور کا کان طول کی جانب سے چرا ہوا ہو اس کی قربانی جائز ہے۔

(۶): جس جانور کے کان کا اگلا حصہ یا پچھلا حصہ کٹا ہوا ہو لیکن جدا نہ ہو بلکہ لٹکا ہوا ہو اس کی قربانی جائز ہے۔

(۷): جس کا کان پھٹا ہوا ہو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔(فتاوی هنديه ج٥ ص ٢٩٧، كتاب

الاضحية /بدائع الصنائع ج٤ ص٢١٦ ،كتاب الاضحية ،درمختار مع شامی ج۹ ص٤٦٩ ،فتاویٰ قاضی خاں ج۳ ص۳٥۳ ،فتح المعین ج۳ ص ۳۸۰)

حدیث شریف میں جو ایسے جانوروں کی قربانی کی ممانعت آئی ہے وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

مسئلہ: (۸): جو جانور بھینگا ہو یا جس کا اون کاٹ لیا گیا ہو اسکی قربانی جائز ہے۔

(فتاوی هندیه / ج٥/ص۲۹۸، کتاب الاضحية)

مسئلہ: (۹): مجبوب جانور (جس کے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لئے گئے ہوں) کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ: (۱۰): جس بکرا کو بدھیا نہ کیا گیا ہو (انڈو) تو اس کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ: (۱۱): خصی (یعنی جس کو بدھیا کیا گیا ہو اس) کی قربانی جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے۔(فتاوی هندیه ج٥ ص ۲۹۷، کتاب الاضحية ،بدائع الصنائع ج٤ ص٢١٦ ،کتاب الاضحية ،فتاوی شامی ج۹ ص ٤٧٠، کتاب الا ضحية ،فتاویٰ رضویه ج۸ ص ٤٤٢ ،قدیم ممبئی ،جوهره نیرة ،ج۲،ص ٢٥٤ ,مجمع الانهر، ج٤،ص ۷۱ ,بحرالرائق، ج۹،ص ۳۲۳)

تنبیہ :۔ بدھیا ہونا عیب نہیں ہے اس لئے کہ عیب اس بات کو کہتے ہیں جس کے سبب جانور کی قیمت کم ہو جائے اور بدھیا ہونے سے جانور کی قیمت کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھ جاتی ہے۔(هدایه ج۳ ص ۲۳ ،کتاب البیوع ،باب خیارالعیب)

مسئلہ: (۱۲): جس بکری کا دودھ خشک ہو گیا اس کی قربانی بھی جائز ہے۔

(خلاصة الفتاویٰ ج٤ ص ۳۲۱ ,فتاویٰ شامی ج۹ ص ٤٧٠ ,فتاویٰ هندیه ج٥ ص ۲۹۷)

مسئلہ: (۱۳): کتیا کے دودھ سے پرورش یافتہ بکرا اگر دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں تک گھاس کھاتا رہا یا دودھ چھوڑے ہوئے ایک زمانہ گزر گیا تو اس کی قربانی عندالشرع جائز ہے اور اس کا گوشت کھانا بھی جائز ہے، بلکہ خنزیر جو اشد حرام ہے اس کے دودھ سے پرورش یافتہ بکرے کی قربانی کرنے یا گوشت کھانے میں حرج نہیں بشرطیکہ اس کا دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں تک گھاس کھایا ہو اس لئے کہ اس کا حکم جلالہ یعنی گندگی کھانے والے جانور کی طرح ہے۔(فتاوی هندیه ج٥ص ۲۹۰ ،کتاب الذبایح ،الباب الثانی ,فتاویٰ قاضی خاں ج۳ص۲۹۰ ,فتح المعین علی شرح الکنز لملا مسکین ج۳ص ۳۸٦ ,خلاصة الفتاویٰ ج٤ ص۳۰٤ ,درمختار مع شامی ج۹ص٤٩١)

مسئلہ: (۱۴): بکرے کو کتے نے کاٹ لیا اگر زخم مندمل ہو گیا ہو اور اس کی جگہ دوسرے بال نکل آئے ہوں اور وہ زخم گٹھلی کی شکل اختیار نہ کیا ہو تو ایسے بکرے کی قربانی بلا کراہت جائز ہے۔ بشرطیکہ کوئی اور دوسری وجہ مانع نہ ہو۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

'' زخم بھر گیا، عیب جاتا رہا تو حرج نہیں '' لا ن المانع قد زال وهٰذا ظاهر ''

(فتا ویٰ رضویه ج۸ ص ٤٦٩ ،قد یم ،ممبئی)

اور اگر وہ زخم گٹھلی کی طرح ہو کر مندمل ہوا ہو اور وہاں دوسرے بال بھی نہ جمے ہوں تو اس کی قربانی کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ کہ یہ عیب ہے مگر عیب فاحش نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج٥،ص ٢٩٨،باب الاضحية)

مسئلہ: (۱۵): حاملہ گائے یا بکری کی قربانی جس کے بچہ میں ابھی تک جان نہیں پڑی ہے بالاتفاق جائز و درست ہے مگر جان پڑ جانے کے بعد اس کی قربانی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ (یعنی کراہت تنزیہی ہے) اور صاحبین کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے، بہر حال قربانی دونوں صورتوں میں ہو جائے گی لیکن اگر حمل کا علم پہلے سے ہو جائے تو اس جانور کی قربانی نہ دینا اولیٰ ہے۔

اور شریعت مطہرہ نے حاملہ جانور کی قربانی بھی جائز رکھی ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ ذبیحہ کے بعد مذبوحہ مادہ جانور کے بطن سے بچہ برآمد ہو اور وہ بچہ زندہ ہو، اگر زندہ ہے تو اسے بھی ذبح کر دے اور اسے صرف میں لاسکتا ہے اور اگر مرا ہوا بچہ ہو تو یہ حرام ہے چاہئے کہ اسے پھینک دے۔

(فتاوی قاضی خان ،ج ٣،ص٢٩٣ ،فتا وی هند یه، ج٥،ص ٢٨٧، کتاب الذبائح ، فتاوی بزازیه ، ج٣ ،ص ٣٠٦ ، بحرالرائق، ج٩ص ٣١٣ ،فتا وی والوالجیه ،ج٣،ص١٦٩ ، /بدا ئع الصنا ئع ج ٤ ص٢١٦ ،کتاب الاضحية ،فتا ویٰ رضویه ،ج٨،ص٣٩٣،قدیم ،فتاوی امجد یه ،ج٣،ص ٣٢٨)

مسئلہ: (۱۶): قربانی کے جانور میں مینڈھا بھیڑ سے اور دنبہ دنبی سے افضل ہے جبکہ دونوں کی ایک قیمت ہو اور دونوں میں گوشت برابر ہو۔ بکری بکرے سے افضل ہے مگر خصی بکرا بکری سے افضل ہے اور اونٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جبکہ گوشت اور قیمت میں برابر ہوں۔

اور بکری کی قیمت اور گوشت گائے کے ساتویں حصہ کے برابر ہوتو بکری کی قربانی افضل ہے اور گائے کے ساتویں حصہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہوتو گائے کی قربانی افضل ہے یعنی جب دونوں کی ایک ہی مقدار ہو اور قیمت بھی ایک ہی ہوتو جسکا گوشت اچھا ہو وہ افضل ہے اور اگر گوشت کی مقدار میں فرق ہوتو جسمیں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے۔(فتاویٰ قاضی خاں مع هنديه ، ج۳،ص ۳٤۹،فتاویٰ عالمگیری، ج۵،ص ۲۹۹ ،فتاویٰ شامی ،ج۹،ص٤٦٦،فتاویٰ بزازیه، ج۳،ص ۲۹۰،بدائع الصنائع ،ج ٤ ص ۲۱)

جن جانوروں کی قربانی جائز نہیں

مسئلہ: (۱): وحشی جانور جیسے ہرن یا نیل گائے کی قربانی نہیں ہوسکتی۔

(بدائع الصنائع ج٤ ص۲۰۵، كتاب الاضحية)

بلکہ وہ انسان میں رہتے رہتے مانوس ہوگیا وحشت جاتی رہی جب بھی اس کی قربانی جائز نہیں۔ (بدائع الصنائع ج٤ ص ۲۰۵ ، کتاب الا ضحية ،فتاویٰ هنديه ج۵ ص۲۹۷، کتاب الا ضحية)

مسئلہ: (۲): جس جانور کی ناک کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔(فتاویٰ هنديه ج۵ ص۲۹۸ ، کتاب الا ضحية

مسئلہ: :(۳): جو جانور مجنون ہوگیا ہو اگر وہ چارہ کھا سکتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ نہیں۔(بدائع الصنائع / ج٤/ ص ۲۱٦، كتاب الاضحية ، فتاویٰ هنديه ج۵ ص ۲۹۸)

مسئلہ: (۴): خارش زدہ جانور اگر فربہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور اتنا لاگر ہو کہ ہڈی میں مغز نہ رہا تو قربانی جائز نہیں۔(بدائع الصنائع / ج٤/ ص۲۱٦، كتاب الاضحية ،فتاوی هنديه /جلد۵/ ص ۲۹۸، کتاب الا ضحية)

مسئلہ: (۵): اگر بکری کی زبان کٹی ہوئی ہو اور وہ چارہ کھا سکتی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ نہیں۔(فتاوی هنديه /جلد۵/ ص ۲۹۸، کتاب الا ضحية)

مسئلہ: (۶): جس جانور کے دانت نہ ہو اگر وہ چارہ کھا سکتا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ نہیں۔جس جانور کے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اگر اتنے دانت باقی ہیں جس سے وہ

چارہ کھا سکتا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے ورنہ نہیں۔ (فتاوی هنديه /جلد٥/ ص ٢٩٨/ كتاب الاضحية /وبدائع الصنائع ج٤ ص٢١٥/ كتاب الاضحية، بحرالرائق/ ج ٩/ ص٣٢٣/ هدايه/ ج٤/ ص٤٣٢، فتاوى قاضى خان/ ج٣/ ص٣٥٣)

مسئلہ: (۷): جس جانور کے دونوں کان کٹے ہوں یا ایک کان پورا کٹا ہو یا پیدائشی کان نہ ہوں تو اسکی قربانی جائز نہیں۔ (فتاوى هنديه / ج٥/ص٢٩٧، كتاب الاضحية، بدائع الصنائع/جلد ٤/ص ٢١٤، هدايه ج٤ ص ٤٤٦، در مختار مع شامى ج٩ص٤٦٩ مجمع الانهر شرح ملتقى الابهر ج٤ ص١٧٢، فتاوىٰ سراجيه ص٩٨، فتح المعين ج٣ ص ٣٨٠، تبيين الحقائق ج٦ص ٦، خزانة المفتين ج٢ ص ٢٠٧، حاشية الشبلى ج٦ ص٦، المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط ص ٣١٤)

مسئلہ: (۸): لنگڑا جانور جو قربان گاہ تک چل کر نہیں جا سکتا ہو یا جس جانور کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (فتاوى هنديه / ج٥ / ص ٢٩٩، كتاب الاضحية، بحر الرائق ج٩ ص ٣٢٣، بدائع الصنائع/جلد ٤/ص ٢١٤، كتاب الاضحية، مجمع الانهر ج٤ ص ١٧١، المنتقى ج٤ ص ١٧١، فتاوىٰ شامى ج٩ص ٤٦٨، فتاوىٰ قاضى خان ج٣ص ٣٥٣)

مسئلہ: (۹): اندھا، کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اور بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو ان سب جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔ (فتاوى هنديه / ج٥/ص٢٩٧، بدائع الصنائع/جلد ٤/ص ٢١٤، بحر الرائق ج٩ص ٣٢٣، مجمع الانهر ج٤ ص١٧١، فتح القدير ج٩ص ٥٢٩)

مسئلہ: (۱۰): جس جانور کی دم یا چکتی بالکل نہ ہو یا تہائی حصہ سے زیادہ ضائع ہوا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر تہائی یا اس سے کم حصہ ضائع ہوا ہو تو اس جانور کی قربانی جائز ہے۔ (فتاوى هنديه / ج٥/ص٢٩٧، فتاوى شامى ج٩ص ٤٧٠ كتاب الاضحية)

مسئلہ: (۱۱): اگر بکری یا بھینس کے سارے تھن خشک ہو گئے، یا کٹ گئے یا پستان کا سرا خشک ہو گیا یا کٹ گیا ہو تو انکی قربانی جائز نہیں، اگر بعض تھن یا اس کا سرا صحیح سلامت ہو اور بعض عیب دار تو اس میں قدرے تفصیل ہے اگر بکری یا بھیڑ کے ایک تھن یا اس کے سرا میں یہ عیب ہے تو اس کی قربانی جائز نہیں، اگر گائے بھینس کے تھن یا سرا میں یہ عیب ہے تو قربانی ہو جائے گی البتہ بچنا بہتر ہے اگر انکے دو تھن یا سرے عیب دار ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ (فتاوى هنديه / ج٥/ص٢٩٨، كتاب الاضحية، فتاوىٰ شامى ج٩ ص ٤٧٠)

مسئلہ: (۱۲): جلالہ جانور کی قربانی جائز نہیں۔ (فتاوی هندیه / ج ٥/ ص ٢٩٨ ،کتاب الاضحیة ، در مختار مع شامی ج ٩ ص ٤٧٠ ، کتاب الاضحیة)

اگر جلالہ جانور اونٹ ہو تو اس کو چالیس دن ,گائے کو بیس دن ,بکری کو دس دن تک باندھ کر چارہ کھلائیں کہ وہ اثر جاتا رہے بعدہ اس کی قربانی جائز ہے۔ (فتاوی قاضی خان ج ٣ ص ٣٥٣ ،فتاوئ هند یه ج ٥ ص ٢٩٨ فتا وی شامی ج ٩ ص ٤٧٠)

مسئلہ: (۱۳): خنثی جانور کی قربانی جائز نہیں، اس لئے اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا ہے۔ (فتاوی هندیه / ج ٥/ ص ٢٩٩ ، کتاب الاضحیة ،درمختار مع شامی ج ٩ ص ٤٧٠ ،کتاب الا ضحیة)

مسئلہ: (۱۴): غصب شدہ بکری کی قربانی درست نہیں ہے اگر چہ بکری کے مالک نے تاوان نہیں لیا بلکہ ذبح کی ہوئی بکری اور ذبح کرنے سے جو کچھ کمی ہوئی اس کا تاوان لیا، اور اگر مالک نے زندہ بکری کا اس شخص سے تاوان لے لیا تو قربانی ہوگئی مگر یہ شخص گنہ گار رہے اس پر توبہ واستغفار لازم ہے۔ (فتاوئ شامی ، ج ٩ ،ص ٤٧٨ ، فتا وی نوازل ص ٣٣٦ ، فتاویهندیه ، ج ٥ ،ص ٣٠٣ ،فتا وی بزازیه ج ٣ ،ص ٢٩١ ، بحر الرائق ، ج ٩ ،ص ٣٣٩ ،عیون المسا ئل ص ٦٩)

مسئلہ: (۱۵): کانجی ہاؤس کے نیلام کردہ جانور کی قربانی جائز نہیں، اس لئے قربانی کے جانور کا قربانی کرنے والے کی ملک ہونا ضروری، دوسرے کے جانور کی قربانی نہیں کرسکتا مویشی خانہ کے نیلام کرنے سے اور بولی بول کر لے لینے سے مالک کی ملک سے خارج نہیں ہوتا یہ جانور کسی کے مطالبہ میں نیلام نہیں کیا جاتا اور نیلام کر کے ثمن نہ مالک کو دیا جاتا ہے نہ کسی کا جائز مطالبہ اس سے ادا کیا جاتا۔ لہٰذا ملک مالک سے خارج نہیں ہوتا ایسے جانور کو ذبح کرنے سے قربانی نہیں ہوتی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”کانجی ہاؤس کے نیلام کی راس خریدنا جائز نہیں ہے نہ اسکی قربانی ہوسکے کہ وہ فضولی کی بیع ہے یعنی غیر مالک کی بے اجازت مالک اور ایسی بیع اجازت مالک پر موقوف رہتی ہے اور بیع موقوف قبل اجازت مفید ملک نہیں ہوتی اور ملک غیر کی قربانی نہیں ہوسکتی۔ ملخصا

(فتاوئ رضویه ج ٨ ص ٤٧٧ ،قدیم ،فتا وی امجد یه ج ٣ ص ٣٢٧ ، کتاب الا ضحیة)

مسئلہ: (۱۶): بکرا جس وقت خرید ا تھا اس وقت اس میں ایسا عیب نہیں تھا جس کی وجہ سے قربانی نا جائز ہوتی بعد میں وہ عیب پیدا ہو گیا تو اگر وہ شخص مالک نصاب ہے تو دوسرے بکرا کی قربانی کرے اور اگر وہ مالک نصاب نہیں ہے تو اسی کی قربانی کرے۔ یہ اس وقت ہے کہ فقیر نے پہلے سے اپنے ذمہ قربانی واجب نہ کی ہو اور اگر اس نے منت مانی ہے کہ بکری کی قربانی کروں گا اور منت پوری کرنے کے لئے بکری خریدی اس وقت اس میں عیب نہ تھا پھر پیدا ہو گیا اس صورت میں فقیر کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے۔ (هداية ج٤ ص ٤٤٨، كتاب الاضحية ، فتاوىٰ شامی ج۹ ص ٤٧١)

مسئلہ: (۱۷): فقیر نے جس وقت جانور خرید تھا اسی وقت اس میں عیب تھا جس سے قربانی نا جائز ہوتی ہے اور وہ عیب قربانی کے وقت تک باقی رہا تو اس کی قربانی کرسکتا ہے اور غنی عیب دار خریدے اور عیب دار ہی قربانی کرے تو نا جائز ہے اور اگر عیبی جانور کو خریدا تھا اور بعد میں اس کا عیب جاتا رہا تو غنی اور فقیر دونوں کے لیے اس کی قربانی جائز ہے مثلاً ایسا لاگر جانور خریدا جس کی قربانی نا جائز ہے اور اس کے یہاں وہ فربہ ہو گیا تو غنی بھی اس کی قربانی کرسکتا ہے۔

(درمختار مع شامی ج۹ ص ٤٧١، كتاب الا ضحية)

مسئلہ: (۱۸): قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب دار پیدا ہو گیا یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہو جائے گی اور اگر اچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہو گیا اور چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا گیا اور ذبح کر دیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔ (درمختار مع شامی ج۹ ص ٤٧١، كتاب الا ضحية، فتاوىٰ الولوالجية، ج ٤، ص ١٨١، ج٤، ص ٤٣٢، فتاوىٰ النوازل، ص٣٦٦)

مسئلہ: (۱۹): قربانی کا جانور مرگیا تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور واجب نہیں۔ اگر قربانی کا جانور گم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے۔

اور اگر غنی نے پہلے جانور کی قربانی کی تو اگر چہ اس کی قیمت دوسرے سے کم ہو تو کوئی حرج

نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اتنی رقم صدقہ کرے ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کر دیا تو اب وہ صدقہ واجب نہ رہا۔(ھدایہ ج ٤ ص ٤٤٨ ،فتا ویٰ الولوالجیة، ج ٤، ص ١٨١ ،درمختار مع شامی ج٩ ص ٤٧١ ،فتا ویٰ النوا زل، ص٣٦٦ ،فتاوی شامی ، ج٩،ص ٤٧١)

قربانی کے جانور میں شرکت

مسئلہ: (۱): گائے یا اونٹ میں ساتویں حصے سے کم نہیں ہوسکتا بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکا میں اگر کسی شریک کا ساتویں حصہ سے کم ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی یعنی جس کی کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اس کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔

(در مختار مع شامی ، کتا ب الاضحیہ ج٩ص ٤٧٢)

مسئلہ: (۲): گائے یا اونٹ میں ساتویں حصے سے زیادہ کی بھی قربانی ہوسکتی ہے مثلاً گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہوسکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ سب شرکا کے حصے برابر ہوں بلکہ کم و بیش بھی ہوسکتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ جس کا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔(در مختار مع شامی ، کتا ب الاضحیہ ج٩ص ٤٧٢)

مسئلہ: (۳): سات لوگوں نے قربانی کے لئے ایک گائے خریدی اگر ان میں ایک کا انتقال ہوگیا تو فوت شدہ کے ورثہ سے اجازت طلب کریں اگر اس نے اجازت دیدی تو سب کی قربانی درست ہے اور اگر بغیر اجازت کے قربانی کردی گئی تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی۔(ھدایہ ج٤ ص ٤٤٩ ,فتا ویٰ ھندیہ ج٥ ص ٣٠٥ ,جو ھرۃ نیرۃ ج٤ ص ٣٧ فتا ویٰ بحر الرائق ج٩ ص٣٢٥)

مسئلہ: :(۴): شرکاء میں سے ایک کافر ہے (یا ایسا بد مذہب ہے جس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچی ہو) ہو تو کسی کی قربانی نہ ہوئی۔(در مختار مع شامی ، کتا ب الاضحیہ ج٩ص ٤٧٢ ،ھدایہ ج ٤ ص ٤٣٣ ،فتا ویٰ بحر الرائق ، ج٩ ص٣٢٥، بدائع الصنائع ، ج٤، ص ٢٠٩، کتاب الاضحیة ، فتاویٰ ھندیہ ، ج٥، ص ٣٠٤)

اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

’’کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت اور اس سے بدتر مجوسیت اس سے بدتر بت پرستی اس

سے بدتر وہابیت ان سب سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت‘‘(فتاوی رضویہ ج٦ ص٣،قدیم ممبئی)

لہٰذا اگر بڑے جانور کی قربانی میں وہابی ,دیوبندی ,تبلیغی ,رافضی ,وغیرہ ان میں کا کوئی بھی شریک ہوگا تو ہرگز کسی کی قربانی نہ ہوگی اور واجب ان کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا اس لئے ہر شخص پر لازم ہے کہ پوری تحقیق سے معلوم کرے کہ کوئی بدمذہب حصہ میں شریک تو نہیں ہے۔

مسئلہ: (۵): قربانی کے جانور کے شرکاء میں سے کچھ لوگوں کی نیت اس سال کی قربانی کی ہے اور کچھ لوگوں کی سال گذشتہ کی قربانی کی ہے تو جس کی نیت اس سال کی ہے اس کی قربانی درست ہے اور جس کی نیت سال گذشتہ کی ہے اس کی نیت باطل ہے، کیوں کہ سال گذشتہ کی قربانی اس سال نہیں ہوسکتی ان لوگوں کی قربانی نفل ہوئی اور ان لوگوں پر لازم ہے کہ گوشت صدقہ کردیں بلکہ انکے ساتھی جس کی قربانی صحیح ہوئی ہے وہ بھی گوشت صدقہ کردیں۔

(فتاوی شامی ،ج ٩،ص ٤٧٢ ،کتاب الا ضحية ،فتا ی هنديه ج٥ ص ٣٠٥)

مسئلہ: (٦): بڑے جانور میں زندہ اور مردہ دونوں شریک ہوسکتے ہیں اس لئے کہ قربانی میں شرکت لئے نیت تقرب شرط ہے ان میں کوئی ایسا نہ ہو جس کا مقصود صرف گوشت ہو اور میت کی طرف سے نیت قربت ہوسکتی ہے لہٰذا دونوں کے نام سے قربانی ہوسکتی ہے۔(طحطاوی علی الدرالمختار ج ٤ ص ١٦٠،کتاب الا ضحية ،بدائع الصنائع ،ج٤،ص٢٠٩،کتاب الاضحية)

مسئلہ: (۷): کتب فقہ میں تصریح ہے کہ گائے یا اونٹ کی قربانی میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے۔(حا شية الطحطا وی علی الدر المختار ج٤ ص١٦٢،کتاب الاضحية ،فتاویٰ شا می ،ج٩،ص ٤٧٢،کتـاب الا ضـحية ،بـدائـع الـصـنـا ئع ج٤ ص ٢٠٩ ،کتـاب الا ضحية ،فتـا وی هند يـه ، ج٥،ص٣٠٤، فتاوی قاضی خان ،ج٣،ص ٤٥٠)

مسئلہ: (۸): قربانی کے لیے گائے یا اونٹ خریدی پھر اس میں چھ شخصوں کو شریک کرلیا سب کی قربانیاں ہوجائیں گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر خریدنے ہی کے وقت اس کا یہ ارادہ تھا کہ اس میں دوسروں کو شریک کروں گا تو مکروہ نہیں اور اگر خریدنے سے پہلے ہی شرکت کرلی جائے تو وہ سب سے بہتر اور اگر غیر مالک نصاب نے قربانی کے لیے گائے یا اونٹ خریدی تو خریدنے سے ہی اس پر اس گائے کی قربانی واجب ہوگئی اب وہ دوسرے کو شریک نہیں کرسکتا۔

(فتاویٰ هند يه ، ج٥، ص ٣٠٤)

قربانی کے جانور کی عمر

مسئلہ: (۱): قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیئے، اونٹ پانچ سال، گائے بھینس دوسال، اور بکری ایک سال کی ہونی چاہیئے اس سے کم عمر ہے تو قربانی جائز نہیں ہاں اگر زیادہ عمر ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔(در مختار مع شامی ،ج ۹،ص ٤٦٦ ، کتاب الا ضحیۃ)

مسئلہ: (۲): چھ ماہ کی بھیڑ جو ایک سال والی سے مشابہ ہو اس کی قربانی جائز ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”ششماہی بھیڑ کی قربانی بلاشبہ جائز ہے جبکہ یکسالہ ہم جنسوں میں دور سے متمیز نہ ہو سکے ،یہی شرط دنبہ میں ہے اور دنبہ اور بھیڑ ایک ہی نوع ہیں اور دونوں کا ایک ہی حکم ہے ملخصا (فتاوی رضویہ / ج۸ص٤٣٩/قدیم ،ممبئی، درمختار مع شامی ،ج۹،ص٤٦٥،کتاب الا ضحیۃ ،الفقه علی المذاهب الاربعه ،ج۲ ،ص ١٦٨)

مسئلہ: (۳): قربانی کا بکرا خوب فربہ و تندرست ہو، دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، مگر سال بھر کا نہیں ہے تو قربانی جائز نہیں۔(فتاوی رضویہ، ج۸ ،ص ٤٤٢،قدیم ممبئی،فتاوی شامی ،ج۹، ص ٤٦٦ کتاب الا ضحیۃ ، فتاوی قاضی خان ج۳ص ٣٤٨،کتاب الا ضحیۃ ، فتاوی هندیه ،ج٥ ،ص٢٩٧، کتاب الا ضحیۃ ، بدائع الصنائع ،ج٤ص ٢٠٦ ،الجوهرة النيره ج٤ص ٤٠،الفقه علی المذاهب الاربعه ج۲ص ١٦٨)

مسئلہ: (۴): قربانی کے بکرا کو دانت نکلنا ضروری نہیں بلکہ سال بھر کا ہونا ضروری ہے۔(هدایه شریف ،ج٤ ،ص٤٣٣ ،کتاب الا ضحیۃ ،درمختار مع شامی ، ج۹ ،ص٤٦٦، کتاب الا ضحیۃ ،بدائع الصنائع ،ج٤،ص ٢٠٦ ،کتاب الا ضحیۃ)

أكبر الله

ذبح کے کچھ مسائل

مسئلہ:(۱): قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا سنت ہے۔

حدیث : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

﴿لقد رایت رسول الله ﷺ یذبح اضحیة بیده وا ضعا قد مه علی صفا حهما﴾

کہ رسول کریم ﷺ کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جانور کے پہلو پر اپنے قدم نازکو رکھ کر اپنے ہاتھ سے اپنی قربانی فرمائی۔(ابن ماجه ج۲ ص۲۲۸ ،مسلم ج۲ ص۱۵٦، بخاری ج۲ ص ۸۳۵ ، مشکوة ج۱ ص۱۲۷)

حدیث : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

﴿ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یضحی بکبشین ویضع رجله علی صفا حهما ، فیذبحهما بیده ویقول بسم الله والله اکبر﴾

کہ رسول کریم ﷺ دو مینڈوں کی قربانی فرمائی اپنے قدم نازکو ان کے پہلو پر رکھ کر اپنے ہاتھ سے ان کو ذبح فرماتے، اور کہتے (**بسم الله والله اکبر**) (السنن الکبری ،ج۱٤،ص۲۲۲ ،کتاب الضحایا ،باب التسمیة علی الذ بیحة ،رقم الحدیث ۱۹۷۱۱،فتاوی هندیه ج۵ص ۳۰۰ ،فتاو ی قاضی خاں ج۳ص۳۵۵، الجوهر ة النیرة ج٤ص ٤۱ ، هدایه ج ٤ ص ٤۳٤، فتح القد یر ج۹ ص۵۳۳ ، بدائع الصنا ئع ج٤ص ۲۲۱)

لہذا اگر ذبح کرنے پر قدرت ہو تو اپنی قربانیاں خود اپنے ہاتھوں سے کرو تا کہ دو سنتیں ادا ہوں ایک سنت ابراہیمی جو آپ پر واجب ہے اور دوسرے سنت رسول ﷺ جسکو آپ نے اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے کر کے ادا کی لہذا دونوں سنتوں کو ادا کرنے کی کوشش کرو تا کہ ان دونوں سنتوں کے ثواب کے حقدار ہو جاؤ۔

مسئلہ: (۲): اگر اچھی طرح ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی حاضر رہے۔

حدیث : حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

نے فرمایا:

﴿**یا فاطمة قومی الی اضحیتک فاشهدیها فان لک بکل قطرة تقطر من دمها ان یغفر لک ما سلف من ذنوبک قالت یا رسول الله هذ الناخاصة اهل البیت اولنا وللمسلمین قال بل لنا وللمسلمین عامة**﴾

اے فاطمہ! کھڑی ہواور اپنی قربانی پر حاضر ہو کیونکہ قربانی کے ہر خون کے قطرہ کے بدلہ میں تمہارے پچھلے گناہ بخش دیا جائے گا، حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ اجر ہم اہل بیت کے لئے خاص ہے یا ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لئے یہ اجر ہے ؟حضور ﷺ نے فرمایا بلکہ ہمارے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ (کنز العمال ج٥ ص ٤٠, حدیث نمبر١٢٢٣٢, مجمع الزوائد ج٤ ص ١٧ ،فتاوی هندیه ج٥ ص ٣٠٠ ،بدائع الصنائع ج٤ ص ٢٢١ ، نو وی شرح مسلم ، ج٢ ، ص١٥٦ ، قاضی خاں ج٣ ص٣٥٥ ،الجو هرة النیرة ج٤ ص ٤١)

مسئلہ: (۳): قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت کچھ لوگ پیر وغیرہ پکڑ لیتے ہیں ان لوگوں پر بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں۔

اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''اصل ذابح پر تکبیر کہنی لازم ہے اور اسی کی تکبیر کافی ہے سر یا پاؤں پکڑنے والے کی تکبیر کی اصلا حاجت نہیں۔ (فتاوی رضویه ج٨ ص ٣١٦،قدیم)

مسئلہ: (۴): قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت ایک دوسرے شخص نے اسی چھری پر ہاتھ رکھا تو دونوں پر بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، ان میں اگر کسی نے بھی قصدا بسم اللہ نہ پڑھی تو جانور مردار ہو جائے گا۔

مجدد اعظم امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

'' ایک نے دوسرے کو نفس ذبح میں مدد دی مثلا زید ذبح کرتا ہے عمرو نے دیکھا اس کا ہاتھ ضعیف ہے ذبح میں دیر ہوگی اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا اور دونوں نے مل کر چھری پھیری تو بیشک دونوں میں جو کوئی قصدا تکبیر نہ کہے گا جانور حرام ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویه ج٨ ص ٣١٦ ،قدیم ،فتاوی شامی ج٩ ص٤٣٨، کتاب الذبائح ،در مختار مع شامی ـ ج٩ ص ٤٨٢ ، کتا ب الا ضحیة ،شرح النقا یه للبر جند ی ج ٣ ص ١٩١، کتاب الا ضحیة ،فتاوی قاضی خاں ج٣ ص ٣٥٥ ، کتاب الاضحیة)

مسئلہ: (۵): وہابیہ دیابنہ کا ذبیحہ جائز نہیں اس لئے کہ وہ اپنے کفریات قطعیہ ملعونہ مندرجہ کتب [حفظ الایمان، ص ۸،، تحذیر الناس، ص ۲۸/۱۴/۳،، اور براہین قاطعہ ص ۵۱] کی بناء پر علمائے عرب وعجم ومفتیان حل وحرم نے انکے قائلین پر نام بنام پر فتوی کفر دیا اور فرمایا [من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر] یعنی جوان میں سے کسی کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے یا اس کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ جسکی تفصیل " فتاوی حسام الحرمین، اور الصوارم الهندیه "میں ہے، اور سارے وہابی دیوبندی ان کو اپنا پیشوا مانتے ہیں لہذا وہ بھی کافر و مرتد ہیں، اور مرتد کا ذبیحہ نرا حرام وسؤر کے مانند ہے۔

لہذا ہرگز وہابیہ دیابنہ سے جانور ذبح نہ کرائیں خواہ قربانی کا جانور ہو یا غیر قربانی کا اگر قربانی کا جانور ہے تو قربانی نہیں ہوگی۔ (هدایه ج٤ ص ٤٣٤، کتاب الذبائح، فتاوی هندیه ج٥ ص ٢٨٥، باب الذبیحة، خلاصة الفتاوی ج٤ ص ٣٠٥، بدائع الصنائع ج٤ ص ٢٨٥، الجوهرة النیرة ج٤ ص ٢٨، درمختار ج٩ ص ٤٣٢، بحر الرائق ج٩ ص ٣٠٦، فتاوی رضویه ج٨ ص٣٢٨، فتاوی امجدیه ج٤ ص ١٥٤)

مسئلہ: (٦): جانور کے ذبح کرنے میں چار رگیں کٹنی ضروری ہیں۔

۱۔ حلقوم جس میں سانس آتی جاتی ہے۔

۲۔ مری جس سے کھانا پانی اترتا ہے۔

۳۔ ٤۔ ودجین جس میں خون کہ روانی ہوتی ہے ان میں سے کسی بھی تین رگوں کا کٹ جانا ذبح کی صحت کے لئے پہلی اور بنیادی شرط ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار علی الشامی ج٩ ص ٤٢٥، باب الذبائح)

یا ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ گیا تو جانور حلال ہے " **لان للاکثر حکم الکل** " اور اگر موت سے پہلے چار رگوں میں سے صرف دو کٹیں یا آدھی، آدھی باقی رہ گئی تو جانور حلال نہ ہوگا۔ (فتاوی هندیه، ج٥ ص٢٨٧، فتاوی رضویه ج٨ ص٣١٩، فتاوی امجدیه ج٣ ص ٢٩٤)

مسئلہ: (۷): اگر ذبح کرتے وقت جانور کا سر جدا ہو گیا تو یہ مکروہ ہے مگر وہ ذبیحہ کھایا جائے گا کراہت اس فعل میں ہے نہ کہ ذبیحہ میں اور اگر بلا قصد گردن کٹ گئی تو کوئی حرج نہیں۔

حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

"قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے بلکہ حرام مغز تک چھری کو پیراد ینا مکروہ ہے مگر وہ جانور حرام نہ ہوگا اسکا کھانا حلال ہے اور اگر بلا قصد گردن کٹ گئی ہے تو حرج نہیں۔(فتاوی امجدیہ ج۳ ص ۲۹۷ ،مجمع الانہر ج ٤ ص ١٥٩، کتاب الذبائح ،فتاوی ہندیہ ج ٥ ص ٢٧٨، کتاب الذبائح)

کیونکہ اس میں جانور کو بلا فائدہ تکلیف دینا ہے جو شرعاً ممنوع ہے۔

(ھدایہ ج ٤ ص ٤٣٩، کتاب الذبائح)

مسئلہ: (۸): ایک مسلمان ذبح کرے اور دوسرا دعا پڑھے یا صرف ﴿بسم اللہ اللہ اکبر﴾ پڑھ کر ذبح کرے، دونوں صورتوں میں قربانی ہو جائے گی اس لئے کہ قربانی میں نیت قربانی اور بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے قربانی کی دعا پڑھنا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے اسی وجہ سے اگر کسی مسلمان نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا اور کسی دوسرے نے اس کی اجازت اور دعا پڑھے بغیر ذبح کردیا اور مالک نے گوشت لے لی اور اس سے تاوان نہیں لیا تو قربانی مالک کی طرف سے ہوگئی۔(الاشباہ والنظائر، ج۱ ص ٢٧ ،در مختار مع شامی ، ج۹ ص ٤٧٧، کتاب الاضحیۃ)

قربانی کا گوشت

مسئلہ: (۱): مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے ایک فقراء کے لئے دوسرا حصہ دوست واحباب کے لئے اور تیسرا حصہ اپنے گھر والوں کے لئے ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے اور کل کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے۔(بدائع الصنائع ج ٤ ص ٢٢٤ ،کتاب الاضحیۃ ،فتاوی ہندیہ، ج٥ ص ٣٠٠ ،فتاوی شامی ج۹ ص ٤٧٤ ، مجمع الانہر ج ٤ ص ١٧٣، الدرالمنتقی ج ٤ ص ١٧٣ ،الفقہ الحنفی ج۳ ص ١٩١)

مسئلہ: (۲): قربانی کے گوشت کا تین حصہ کرنا ضروری نہیں، بلکہ بہتر ہے۔لہذا اگر کسی کے اہل وعیال زیادہ ہوں اور صاحب وسعت نہ ہو تو اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں کے لئے ہی رکھ لے۔اور اگر کثیر العیال نہ ہو اور کل گوشت اپنے لئے رکھ لے تو بھی جائز

ہے۔(بدائع الصنائع ، ج٤ ص ٢٢٥، كتاب الاضحية ، فتاوى هنديه ، ج٥ ص ٣٠٠، فتاوى شامی ، ج٩ ص ٤٧٤، كتاب الا ضحية)

مسئلہ: (۳): بڑے جانور میں اگر سات لوگ شریک ہوں تو گوشت کوتول کر تقسیم کریں اندازہ سے تقسیم نہ کریں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی کوزائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم وبیش ہوگا تو ہرایک اس کودوسرے کے لیے جائز کردے گا کہہ دے گا کہ اگر کسی کوزائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اوران کو معاف کرنے کا حق نہیں۔

اگر وزن کی مشقت سے بچنا چاہیں تواس کے لیے یہ تین حیلے کرسکتے ہیں:

(۱) ذبح کے بعد اس گائے کا سارا گوشت ایک ایسے بالغ مسلمان کو ہبہ کر کے قبضہ دے دیں جوان کی قربانی میں شریک نہ ہو،اب وہ اندازے سے سب میں تقسیم کرسکتا ہے۔

(۲) اس سے بھی آسان طریقہ یہ ہے کہ گوشت تقسیم کرتے وقت اس میں کوئی دوسری جنس (مثلاً کلیجی ،تلی ،سری پائے وغیرہ) شامل کی جائے تو بھی اندازے سے تقسیم کرسکتے ہیں،مگر تقسیم میں یہ ضروری ہے ہر حصہ دار کواس دوسری جنس (کلیجی ،تلی ،سری پائے) میں سے بھی کچھ نہ کچھ ملے۔

(۳) اوراگر تمام حصہ دار ایک جگہ پر کھاتے ہوں الگ ،الگ نہیں تو اس صورت میں گوشت کو تول کر تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(فتاوى شامی ،ج٩ ، ص ٤٦٠ ،كتاب الا ضحية ، بدا ئع الصنا ئع ،ج٤ ص ٢٠١)

مسئلہ: (۴):قربانی اگر منت کی ہے تو نہ اس کوخود کھاسکتا ہے اورنہ ہی اس کو اغنیاء کوکھلاسکتا ہے بلکہ اس کوصدقہ کردینا واجب ہے وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خودنہیں کھاسکتا ہے اورنہ غنی کوکھلاسکتا ہے۔(فتاو ی هنديه ،ج٥ ، ص ٣٠٠ ، كتاب الا ضحية ، فتاوى شامی ج٩ ص ٤٧٥)

مسئلہ: (۵): اگر میت کی جانب سے قربانی کی گئی تواس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے دوست واحباب کودے فقیروں کودے یہ ضروری نہیں کہ سارا گوشت فقیروں کو ہی دے کیوں کہ گوشت اس کی ملک ہے یہ سب کچھ کرسکتا ہے،اوراگر میت نے کہہ دیا کہ میری طرف سے قربانی کردینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کردے۔(فتا وی رضويه شريف ج٨ ص ٤٦٦ ،قديم ممبئی،فتاوی بزازيه مع هنديه ، ج٣ ص ٢٩٥ ، كتاب الا ضحية ،فتاوى شامی

ج۹ ص ۴۷۲، کتاب الاضحیة، الفقه علی المذاهب الاربعه ج۲ ص۱۷۳)

مسئلہ: (۶): اگرکسی بزرگ کے نام سے قربانی کی تو اس کا گوشت کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے، کیونکہ یہ منت، منتِ شرعی نہیں۔

(فتاوی شامی ج۹ ص ۴۷۲، کتاب الاضحیة)

مسئلہ: (۷): قربانی کا گوشت کافر کو دینا جائز نہیں ہے، اسلئے کہ یہاں کے کافر حربی ہیں۔ (شعب الایمان للبیهقی، ج ۱۲، ص ۱۰۵، کنز العمال ج۹ ص ۱۸۶، فتاوی امجدیه ج۳ ص ۳۱۸، فتاوی رضویه ج۸ ص ۴۶۷، قدیم ممبئی)

مسئلہ: (۸): قربانی کی آنت اور اوجھڑی اگر غیر مسلم کو دیں تو کوئی حرج نہیں۔

مجدد اعظم اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

" آنت کھانے کی چیز نہیں پھینک دینے کی چیز ہے وہ اگر کافر لے جائے یا کافر کو دے دی جائے تو حرج نہیں۔ ﴿الخبیثٰت للخبیثین والخبیثون للخبیث﴾ (فتاوی رضویه جلد۸، ص ۴۶۸، قدیم، ممبئی)

مسئلہ: (۹): ذبحہ شدہ حلال جانور کی کلیجی کھانا جائز اور حلال ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿احلت لکم میتتان ودمان فاما المیتتان فالحوت والجراد واما الدمان فالکبد والطحال﴾ یعنی تمہارے لئے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں، دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ (سنن ابن ماجه، ج۲، ص ۱۱۰۲، باب الکبد والطحال، بیروت)

مسئلہ: (۱۰): مذبوح حلال جانور کی کھال حلال ہے شرعا اس کا کھانا ممنوع نہیں اگرچہ گائے، بیل، بھینس، بکری، کی کھال کھانے کے قابل نہیں ہوتی۔

(فتاوی رضویه شریف ج ۸ ص ۳۲۴، کتاب الاضحیة، قدیم ممبئی)

صلی اللہ علیہ وسلم

قربانی کا چمڑا وغیرہ

مسئلہ: (۱): قربانی کا چمڑا اور اس کی جھول اور رسی اور اس کے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کردے۔(در مختار مع شامی ج۹ ص ۴۷۵، کتاب الا ضحیۃ)

مسئلہ: (۲): قربانی کا چمڑہ صدقہ کرنا واجب نہیں بلکہ اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی جائز کام میں بھی لاسکتا ہے مثلا اسکا مصلی ،چلنی ،ڈول ،مشکیزہ ،وغیرہ بنائے ،یا کتابوں کی جلد وغیرہ میں لگائے یہ سب جائز ہے۔(فتح القدیر ج۹ ص ۵۳۴،کتاب الا ضحیۃ ،در مختار مع شامی ج۹ ص ۴۷۵،کتاب الا ضحیۃ ،فتاوی ھندیہ ج۵ ص ۳۰۱ ،فتاوی بزازیہ مع ھند یہ ج۶،ص ۲۹۴،کتاب الاضحیۃ ،فتاوی قاضی خان مع ھند یہ ج۳ ص ۳۵۴،کتا ب الا ضحیۃ)

مسئلہ: (۳): قربانی کا چمڑہ ایسی چیزوں سے بدلا جاسکتا ہے جسکو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لایا جائے جیسے چلنی ،مشکیزہ ،کتاب وغیرہ۔

البتہ کسی ایسی چیز سے نہیں بدل سکتا ہے کہ جسکو ختم کر کے فائدہ حاصل کرے مثلا چاول ،گیہوں ،روٹی ،گوشت ،سرکہ ،روپیہ ،وغیرہ۔ (فتاوی ھندیہ ج۵ ص ۳۰۱،کتاب الا ضحیۃ ،فتاوی قاضی خان مع ھند یہ ج۳ ص ۳۵۴،کتاب الا ضحیۃ ،فصل فی الا نتفا ع با لا ضحیۃ ،فتاوی بزازیہ مع ھند یہ ج۳ ص ۲۹۴،کتاب الا ضحیۃ)

مسئلہ: (۴): اگر اپنی ذات یا اپنے اہل وعیال پر صرف کرنے کی نیت سے بیچا تو اس کی قیمت کو مسجد یا مدرسہ کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں کہ اب اس کا صدقہ کرنا واجب ہے اور صدقہ واجبہ میں تملیک شرط ہے۔(البنا یہ فی شرح ھدا یہ کتا ب الاضحیہ ج۴ ص ۱۹۰، فتا وی رضویہ ج۸ ص ۴۸۵،کتاب الا ضحیۃ)

مسئلہ: (۵): اگر اپنے استعمال کے لئے نہ بیچا ہو بلکہ صدقہ کرنے کی نیت سے بیچا ہو تو جائز ہے اور اس کی قیمت پر ملک ،ملک طیب ہے ،لہذا اس کا تصدق بھی غیر واجب اور مصرف ہر کار خیر وثواب خواہ مسجد کی تعمیر ومرمت ہو یا سامان مسجد لوٹا ،مصلی ،وغیرہ یا مدرسین وامام ،ومؤذن ،کو بطور امداد واعانت دی جائے ان سب میں اس کا استعمال جائز وحلال ہے۔(فتاوی ھندیہ ج۵ ص

۳۰۱، کتاب الا ضحیة، تبیین الحقائق، ج٦، ص ٩، کتاب الا ضحیة)

مسئلہ: (٦): قربانی کی کھال یا گوشت کو یا اس میں کوئی چیز قصاب کو اجرت میں نہیں دے سکتے ہیں کیونکہ اس کو اجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔ (درمختار مع شامی ج٩ ص ٤٧٥، کتاب الا ضحیة، فتاوی رضویہ شریف ج٨ ص ٤٨٦، باب الا ضحیة، قدیم)

مسئلہ: (۷): قصاب کو اجرت میں نہ دیا بلکہ جیسے دوسرے مسلمانوں کو گوشت دیتا ہے اس کو بھی دیا اور اجرت اپنے پاس سے دوسری چیز دے گا تو جائز ہے۔

(فتاوی ہندیہ ج٥ ص ٣٠١، کتاب الا ضحیة، تبیین الحقائق، ج٦، ص ٩، کتاب الا ضحیة)

مسئلہ: : (۸): قربانی کا جانور ذبح کرنے والوں نے جو یہ مشہور کر رکھا ہے کہ سر اور پیر ہمارا حق ہے یہ غلط ہے ہاں قربانی کرانے والوں کو چاہئے کہ ذبح کرنے والے کو ذبح کرنے کی اجرت دیدیں پھر سری گوڑی خواہ ذبح کرنے والے کو دیدیں یا کسی اور کو دیدیں۔

(فتاوی رضویہ شریف ج٨ ص ٤٨٦، قدیم)

مسئلہ: (۹): قربانی کی کھال مسجد کو دینا بھی جائز ہے۔

اعلی حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

" قربانی کے چمڑوں کو للہ مسجد میں دے دینا کہ انھیں یا انکی قیمت کو متولی یا منتظمان مسجد، مسجد کے کاموں، مثلا ڈول، رسی چراغ بتی، فرش مرمت، تنخواہ امام، وموذن، وغیرہا میں صرف کریں، بلا شبہ جائز و باعث اجر و کار ثواب ہے۔ (فتاوی رضویہ ج٨ ص ٤٧٦، کتاب الاضحیة، قدیم)

مسئلہ: (۱۰): قربانی کی کھال امام مسجد کو دینا بھی جائز ہے، اگر وہ فقیر ہو، یا غنی ہو اور بطور ہدیہ دیں، لیکن اس کی اجرت اور تنخواہ میں دیں تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اگر وہ اپنا نوکر ہے تو اس کی تنخواہ میں دینا جائز نہیں۔

(۲) اور اگر وہ مسجد کا نوکر ہے اور کھال مہتمم مسجد کو مسجد کے لئے دیدی اس نے مسجد کی طرف سے امام کی تنخواہ میں دیدی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج٨ ص ٤٧٨، کتاب الاضحیة، قدیم)

مسئلہ: (۱۱): قربانی کی کھال قبرستان کی چاردیواری بنانے یا قبرستان کی مرمت کرنے کے لیے دینا جائز ہے کیونکہ حدیث شریف میں قربانی کے گوشت اور کھال وغیرہ کا ایک مصرف یہ بیان کیا گیا کہ ثواب کے کام میں خرچ کرو اور یہ کام بھی ثواب کے کام ہیں۔ رسول اللہ

صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ﴿فکلوا وادخروا واتجروا﴾ یعنی کھاؤ، ذخیرہ کرو اور ثواب کے کام میں خرچ کرو۔(ابوداؤد ،باب فی حسن لحوم الاضاحی ،جلد۳،ص ۱۰۰،بیروت)

مجدد اعظم امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ پوچھا گیا کہ چرم قربانی۔۔ برائے درستگی قبرستان کے دینا جائز ہے یا نہیں؟

تو جوابا ارشاد فرمایا: چرم قربانی کے باب میں ابھی بیان ہوا کہ قربت روا ہے۔(تبیین الحقائق ج٦ ص٩، کتاب الاضحیة ،فتاوی رضویه ج٨ص ٤٧٦، کتاب الاضحیة ،قدیم ممبئی)

ناجائز اور ممنوع چیزیں

مسئلہ: (۱): کپورے کھانا ناجائز و گناہ ہے۔

حدیث : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿یکرہ من الشاۃ سبعا المرارۃ والمثانۃ والحیاء والذکر والانثیین والغدۃ والدم وکان احب الشاۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمھا﴾

ذبیحہ جانور کے سات اجزاء کو مکروہ فرماتے تھے سات یہ ہیں مرارہ (پتہ) ، مثانہ ،حیا، (شرمگاہ) ذکر، خصیے (کپورے)، غدود اور خون، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری ذبیحہ کا مقدم حصہ پسند تھا۔(المعجم الاوسط، ج۱۰،ص ۲۱۷،رقم الحدیث ٩٤٨٦)

مسئلہ: (۲): حلال جانوروں کی اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی قریب حرام کے ہے کیونکہ یہ محل نجاست ہے۔کوئی گندی طبیعت والا شوق سے کھائے یا بے دلی سے کھائے گنہگار رہے۔

مجدد اعظم امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

اب فقیر متوکلا علی اللہ تعالی کوئی محل شک نہیں جانتا کہ دبر یعنی پاخانے کا مقام، کرش یعنی اوجھڑی، امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں بے شک دبر فرج وذکر سے اور کرش وامعا مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں ،فرج وذکر اگر گزرگاہ بول ومنی

ہیں، دبر گز رگاہ سرگین ہے، مثانہ اگر معدن بول ہے شکنہ ورودہ مخزن فرث ہیں۔

(فتاوی رضویہ ،جلد۸ ص ،قدیم،جلد ۲۰،ص۲۳۸،جدید)

مسئلہ: (۳): آنتیں کھانا ناجائز ہے۔

امام اہلسنت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہ اوجھڑی اور آنتوں وغیرہ کی کراہت کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

دبر یعنی پاخانے کا مقام، کرش یعنی اوجھڑی، امعاء یعنی آنتیں بھی اس حکم کراہت میں داخل ہیں بے شک دبر فرج وذکر سے اور کرش وامعا مثانہ سے اگر خباثت میں زائد نہیں تو کسی طرح کم بھی نہیں، فرج وذکر اگر گزرگاہ بول ومنی ہیں، دبر گزرگاہ سرگین ہے، مثانہ اگر معدن بول ہے شکنہ ورودہ مخزن فرث ہیں۔(فتاوی رضویہ ،جلد۸ ص ،قدیم،جلد ۲۰،ص۲۳۸،جد ید)

مسئلہ: (۴): ذبحہ شدہ حلال جانوروں کے تمام اجزاء حلال ہیں سوائے بائیس اشیائے کے وہ یہ ہیں۔

امام اہل سنت اعلی حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں :حلال جانور کے سب اجزاء حلال ہیں مگر بعض کے حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں:

۱۔ رگوں کا خون

۲۔ پتہ

۳۔ پھکنا

۴۔۵۔ علامات مادہ ونر

۶۔ بیضے

۷۔ غدود

۸۔ حرام مغز

۹۔ گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں۔

۱۰۔ جگر کا خون

۱۱۔ تلی کا خون

۱۲۔ گوشت کا خون کہ بعد ذبح گوشت سے نکلتا ہے

۱۳۔ دل کا خون

۱۴۔ پت وزرد پانی کہ پتے میں ہوتا ہے۔

۱۵۔ ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر ہوتی ہے۔

۱۶۔ پاخانہ کا مقام

۱۷۔ اجھڑی (کرش)

۱۸۔ آنتیں

۱۹۔ نطفہ

۲۰۔ وہ نطفہ کہ خون ہوگیا

۲۱۔ وہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا

۲۲۔ وہ کہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مرگیا۔

(فتاوی رضویہ، جلد۸ ص، قدیم، جلد ۲۰، ص۲۳۸، جدید) **تفصیل کے لئے امام اہلسنت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہ** ''المنخ المليحه فيما نهى عن اجزاء الذ بيحه،، **ملاحظہ فرمائیں۔**

قربانی کے بعض مستحبات

مسئلہ: (۱): قربانی کے لئے مستحب جانور یہ ہے کہ نہایت فربہ تندرست اور خوبصورت اور بڑا ہو اور بکری کی قسم سے ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا چتکبرا ہو۔

حدیث: حضرت بقیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

﴿ان احب الضحا يا الى الله اغلاها و اسمنها﴾

اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ پسندیدہ قربانی وہ ہے جو زیادہ مہنگی اور زیادہ فربہ ہو۔ (السنن الکبری، ج١٤، ص١٩٢ كتاب الضحايا، باب ماجاء فی افضل الضحايا، رقم الحديث ١٩٦١٤)

حدیث: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے

﴿يوم الذ بح كبشين اقرنين ا ملحين مؤ جئين﴾

قربانی کے دن دو سرمئی رنگ کے سینگوں والے خصی مینڈے ذبح کئے۔(السنن الکبری ج١٤ص ١٩٤،کتاب الضحایا ،باب مایستحب ان یضحی به من الغنم ،رقم الحدیث ١٩٦١٩)

حدیث : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سینگوں والا نرمینڈھا ذبح کیا:

﴿یا کل فی سوادو یمشی فی سوادو ینظر فی سوا د﴾

جو سیاہی میں کھاتا تھا سیاہی میں چلتا تھا سیاہی میں دیکھتا تھا۔

(ترمذی شریف ج ١ص ١٨١ ، مشکوۃ ج١ص ١٢٨)

حدیث :امام احمد نے ایک شخص سے روایت کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿ان افضل الضحا یا اعلا ها و اسمنها﴾

وہ قربانی افضل ہے جو باعتبار قیمت اعلی ہو اور خوب فربہ ہو۔

(کنزالعمال ج٥ص ٣٥ حدیث نمبر ١٢١٧١)

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿عظموا ضحا یا کم فانها علی الصراط مطا یا کم﴾

تم لوگ تندرست جانور کی قربانیاں کیا کرو کیونکہ یہ قربانی کے جانور پلصراط پر تمہاری سواریاں ہونگی۔(مسند الفردوس ج١ص٨٥ ،تلخیص الحبیر ج٤ص ١٤٨٤ ، کنزالعمال ج٥ص٣٥حدیث نمبر ١٢١٧٣،فتاوی هندیه ،ج٥ ،ص ٣٠٠ ،کتاب الاضحیة ،بدائع الصنائع ،ج٤ ،ص٢٢٣ ،کتاب الا ضحیة)

مذکورہ احادیث سے اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ تندرست اور خوبصورت ہونا مستحب ہے۔

مسئلہ: (٢):: بوقت ذبح جانور کا منھ قبلہ کی طرف کرنا مستحب ہے۔(بدائع الصنائع ، ج٤ ، ص١٨٩ باب الذ بیحة ،فتاوی هندیه ، ج٥ ، ص٢٨٨ ،کتاب الذ با ئح)

مسئلہ:(٣):مستحب یہ ہے کہ جس چھری سے جانور کو ذبح کیا جائے وہ تیز ہو۔

حدیث : حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ ان الله عز شا نه کتب الاحسان علی کل شئ فاذا ذبحتم فا حسنو الذبحة ولیحد احد کم شفر ته ولیرح ذبیحته﴾

کہ بے شک اللہ عزوجل نے ہر شئ پر احسان کرنا ضروری قرار دیا۔لہٰذا جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چھری تیز کر کے جانور کو آرام پہونچاؤ۔(مسلم ج۲ص۱۵۲ ،مشکوٰۃ ج۲ص۳۵۷، ابو داؤد ج۲ص ۳۸۹ ، نسائی ج ۲ص ۱۸۳)

حدیث : اورایک دوسری روایت میں ہے :

﴿ قال یا عا ئشة هلمی المد یة ثم قال اشحذ یها بحجر ففعلت ثم اخذ ها و اخذالکبش فاضجعه ثم ذبحه﴾

حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا اے عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسکو پتھر پر تیز کر لو تو انھوں نے تیز کیا پھر آقا نے چھری لی اور مینڈے کو لٹایا اور ذبح کیا۔

(مشکوۃ شریف ص۱۲۷، ابواداؤد جلد دوم ص ۳۸۶)

مسئلہ: (۴): مستحب یہ ہے کہ جانور کے سامنے چھری تیز نہ کرے۔

حدیث : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

﴿امر رسول اللہ ﷺ ان یحد الشفا روان توا ریٰ عن البهائهم وقال اذا ذبح احد کم فلیجهز﴾

کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے چھری کو تیز کرنے کا اور فرمایا اسے جانور سے چھپا کر تیز کرو اور جب ذبح کا وقت ہو تو بہت جلد ذبح کرو۔(کنزالعمال جلد سوم صفحه ۱۱۰/ نصف آخر)

مسئلہ: (۴): قربانی کرنے والا ناخن اور بال کٹوالیا تو یہ جائز ہے اور نہ کٹوائے تو بہتر ہے۔

اسی طرح ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مجدد اعظم اعلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

” یہ حکم صرف استحبابی ہے کرے تو بہتر نہ کرے تو مضائقہ نہیں، نہ اس کو حکم عدولی کہہ سکتے ہیں، نہ قربانی میں نقص آنے کی کوئی وجہ، بلکہ اگر کسی شخص نے (۳۱) دن سے کسی عذر کے سبب خواہ بلا عذر ناخن نہ تراشے ہوں نہ خط بنوایا ہو کہ چاند ذی الحجہ کا ہو گیا تو وہ اگر چہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس مستحب پر عمل نہیں کر سکتا کہ اب دسویں ذی الحجہ تک رکھے گا تو ناخن وخط بنوائے ہوئے اکتالیسواں

دن ہوجائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے فعل مستحب کے لئے گناہ نہیں کرسکتا۔

(فتاوی رضویہ شریف ج۸ ص ۳۸۵ ، کتاب الاضحیۃ ،قدیم ،و فتاوی شامی ج۳ ص٦٦،دیو بند)

مسئلہ: (۵): قربانی کرنے والے کے لئے اس دن کا روزہ رکھنا ناجائز ہے۔

اسی طرح ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مجدد اعظم امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں:

''اور عید کے دن کا روزہ حرام ہے ہاں پہلی سے نویں تک کے روزے بہت افضل ہیں اس پر قربانی ہو یا نہ ہو اور سب نفلی روزہ میں بہتر روزہ عرفہ کے دن کا روزہ ہے ہاں قربانی والے کو یہ مستحب ہے کہ عید کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے ،قربانی ہی کے گوشت میں سے پہلے کھائے مگر یہ روزہ نہیں، نہ اس میں روزہ کی نیت جائز کہ اس دن اور اس کے بعد تین دن روزہ حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ شریف ج۸ ص ٤٤٢، کتاب الاضحیۃ ،قدیم)

قربانی کرنے کا طریقہ

قربانی کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو اس طرح لٹائیں کہ اس کا منھ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کردیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

[اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَآاَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. پھر اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذبح کردے۔قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی کَمَاتَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم ''

اور اگر دوسرے کی جانب سے قربانی ہو تو منی کے بجائے من کہہ کر اس کا نام لیں۔

اور اگر بڑے جانور کی قربانی ہے تو جتنے لوگ شریک ہوں یکے بعد دیگرے ان سب کا نام

لے۔

اوراگرقربانی میں عقیقہ والے بھی شامل ہوں تو اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ (فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُ هَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُ هَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآءً لَّه' مِنَ النَّارِ ،،فلاں بن فلاں کی جگہ بچے اوراس کے باپ کا نام لےاوراگرلڑکی،کی جانب سے ہوتو دعااس طرح پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ (فلانة بنت فلان)دَمُهَا بِدَمِهَا وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهَا وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهَا وَشَعْرُ هَا بِشَعْرِ هَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا فِدَآ ءً لَّهَا مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللہ اَللہُ اَکْبَرُ

العبد الضعیف

محمد معین الدین خاں رضوی ھیم پوری غفرلہ القوی

سراوستی یوپی(الھند)

۳/ذی الحجہ / ۱۴۳۶ھ

امـوت ویبـقـی کـل مـا قـد کـتبتـہ　　فیـا لیـت مـن یـقـرأ رسـا لتـی دعـالیـا
لـعـل الهـی یعف عـنـی بـفـضـلـہ　　ویـغـفـر تـقـصیـری وسـوء فـعـا لیـا

ومامن کاتب الا　سیبلی　　و یبقی الد هر ما کتبت ید اه
فلا نکتب بکفک غیر　شی　　یسرک فی القیامة ان تراه

﴾ماٰخذ و مراجع﴿

نمبر	اسماء کتب	مطبوعہ	اسمائے مصنفین	تاریخ وصال
۱	قرآن مجید	---	کلام اللہ	......
۲	بخاری شریف	ممبئی	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری	سنہ ۲۵۶ھ
۳	مسلم شریف	//	امام مسلم بن حجاج قشیری	سنہ ۲۶۱ھ
۴	جامع ترمذی	بیروت	امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی	سنہ ۲۷۹ھ
۵	ابوداود شریف	//	اام ابوداود سلیمان بن اشعث	سنہ ۲۷۵ھ
۶	سنن نسائی	//	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی	سنہ ۳۰۳ھ
۷	سنن ابن ماجہ	//	امام ابوعبداللہ بن یزید ابن ماجہ	سنہ ۲۷۳ھ
۸	مصنف بن ابی شیبہ	//	حافظ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی	سنہ ۲۳۵ھ
۹	مصنف عبدالرزاق	دیوبند	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	سنہ ۲۱۱ھ
۱۰	السنن الکبری	//	حافظ ابی بکر احمد بن حسین بیہقی	سنہ ۴۵۸ھ
۱۱	شعب الایمان	//	// // // //	//
۱۲	الترغیب والترہیب	دیوبند	امام زکی الدین بن عبدالعظیم منذری	سنہ ۶۵۶ھ
۱۳	کنزالعمال	//	علامہ علاء الدین علی المتقی ہندی	سنہ ۹۷۵ھ
۱۴	مسند احمد	دہلی	امام احمد بن حنبل	سنہ ۲۴۱ھ
۱۵	مشکوۃ	//	علامہ ولی الدین تبریزی	سنہ ۷۴۲ھ
۱۶	شرح السنہ	//	امام حسین بن مسعود بغوی	سنہ ۵۶۱ھ
۱۷	مجمع الزوائد	//	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی	سنہ ۸۰۷ھ
۱۸	المعجم الکبیر	//	حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی	سنہ ۳۶۰ھ
۱۹	المعجم الاوسط	//	// // // //	//
۲۰	المستدرک	//	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم	سنہ ۴۰۵ھ
۲۱	کتاب الاثار		امام محمد بن حسن شیبانی	سنہ ۱۸۹ھ

نمبر	اسماء کتب	مطبوعہ	اسمائے مصنفین	تاریخ وصال
۲۲	مؤطا امام مالک	بیروت	امام ملک بن انس اصبحی	۱۷۹ھ
۲۳	مسند الفردوس	//	شہردار بن شیرویہ الدیلمی	۵۵۸ھ
۲۴	تلخیص الحبیر	//	علامہ ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ
۲۵	جامع الصغیر	//	حافظ جلال الدین سیوطی	۹۱۱ھ
۲۶	احکام القرآن	//	امام ابو جعفر طحاوی	۳۲۱ھ
۲۷	تفسیر جصاص	//	علامہ ابوبکر جصاص حنفی	۳۷۰ھ
۲۸	فتاوی قاضی خان	دیوبند	فقیہ النفس قاضی حسن اوجندی	۲۹۵ھ
۲۹	فتاوی نوازل	//	فقیہ ابولیث نصر بن محمد سمرقندی حنفی	۳۷۵ھ
۳۰	فتاوی ولوالجیہ	//	فقیہ ابوالفتح ظہیر الدین والوالجی	۵۴۰ھ
۳۱	الملتقط فی الفتاویٰ	//	علامہ ناصر الدین ابی القاسم سمرقندی	۵۵۶ھ
۳۲	تحفۃ الفقہاء	//	امام علاء الدین سمرقندی	۵۵۳ھ
۳۳	بدائع الصنائع	//	ملک العلماء علاء الدین کاسانی حنفی	۵۸۷ھ
۳۴	درمختار شرح تنویر	//	فقیہ دہر علامہ علاء الدین حصکفی حنفی	۱۰۸۸ھ
۳۵	اللباب فی شرح الکتاب	//	الشیخ عبد الغنی المیدانی	۱۲۹۸ھ
۳۶	فتاوی بزازیہ	//	علامہ وجیز احمد کردری	۸۲۷ھ
۳۷	فتاوی ہندیہ	//	امام العلما علامہ نظام الدین حنفی	۱۱۶۱ھ
۳۸	الجوہرۃ النیرۃ	//	شیخ الاسلام ابی بکر بن محمد حداد یمنی	۸۰۰ھ
۳۹	فتح القدیر	//	امام ابن ہمام علامہ کمال الدین	۸۶۱ھ
۴۰	ملتقی الابہر	//	امام ابراہیم بن محمد بن ابراہیم حلبی حنفی	۹۵۶ھ
۴۱	مجمع الانہر	//	علامہ عبد الرحمن داماد آفندی	۱۰۷۸ھ
۴۲	مراقی الفلاح	//	علامہ ابوالحسن شرنبلالی حنفی	۱۰۶۹ھ
۴۳	عنایہ	//	علامہ محمد بن محمود بابرتی حنفی	۷۸۶ھ
۴۴	بحر الرائق	//	علامہ زین الدین ابن نجیم مصری حنفی	۹۷۰ھ

نمبر	اسماء کتب	مطبوعہ	اسمائے مصنفین	تاریخ وصال
۴۵	ملتقی الابہر	دیوبند	اما ابراہیم بن محمد حلبی	۹۵۶ھ
۴۶	فتاوی شامی	//	علامہ ابن عابدین شامی حنفی	۱۲۵۲ھ
۴۷	فتاوی تاتارخانیہ	//	علامہ عالم بن علاء اندریتی حنفی دہلوی	۷۸۶ھ
۴۸	النہر الفائق		علامہ عمر بن ابراہیم ابن نجیم	۷۸۶ھ
۴۹	تبیین الحقائق	بیروت	علامہ عثمان بن علی زیلعی	۷۴۳ھ
۵۰	البنایہ شرح ہدایہ	//	علامہ بدرالدین محمود عینی	۸۵۵ھ
۵۱	خلاصۃ الفتاوی	//	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری	۵۴۲ھ
۵۲	فتاوی سراجیہ	//	علامہ سراج الدین علی بن عثمان اوشی	۵۷۵ھ
۵۳	خزانۃ المفتین	//	حسین بن محمد السمعانی السمیقانی	۷۴۰
۵۴	الدرر المتقی	//	فقیہ دہر علامہ علاء الدین حصکفی حنفی	۱۰۸۸ھ
۵۵	عیون المسائل	//	ابواللیث نصر بن محمد السمر قندی	۳۷۸ھ
۵۶	شرح نقایہ للبرجندی	//	علامہ عبدالعلی برجندی	۹۳۲ھ
۵۷	فتاوی رضویہ	//	مجدد اعظم امام احمد رضا حنفی بریلوی	۱۳۴۰ھ
۵۸	فتاوی افریقہ	ممبئی	// // // //	//
۵۹	فتاوی امجدیہ	//	صدر الشریعہ مفتی امجد علی رضوی	۱۳۶۷ھ
۶۰	بہار شریعت	دہلی	// // // //	//
۶۱	فتح المعین	قادری	سید محمد ابی السعود الحنفی	
۶۲	کتاب الفقہ علی المذاہب	گجرات	عبدالرحمٰن الجزیری	
۶۳	الفقہ الحنفی وادلتہ	//	علامہ اسعد محمد سعید الصاغرجی	
۶۴	حاشیۃ الشبلی	بیروت	احمد بن محمد الشبلی	۱۰۲۱ھ
۶۵	نووی	//	علامہ یحیی بن شرف نووی	۶۷۶ھ
۶۶	عمدۃ القاری	//	علامہ بدرالدین محمود عینی	۸۵۵ھ
۶۷	نصب الرایہ	//	حافظ جمال الدین ابومحمد زیلعی	۷۶۲ھ

نمبر	اسماء کتب	مطبوعہ	اسمائے مصنفین	تاریخ وصال
۶۸	مرقاۃ المفاتیح	دیوبند	ملا علی قاری مکی	سنہ ۱۰۴۱ھ
۶۹	المسلک المتقسط	〃	〃 〃 〃 〃	〃
۷۰	المفردات	〃	علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی	سنہ ۵۰۲ھ

الله